16.76

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

گلدستۂ علم و ادب

علامہ

طالب ہاشمی اپنے خطوط کے آئینہ میں

مؤلف

سید حبیب اللہ شاہ حقانی

القاسم اکیڈمی ○ جامعہ ابوھریرہ

برانچ پوسٹ آفس خالق آباد ضلع نوشہرہ

2010

Marfat.com

۱۷

گلدستۂ علم وادب

علامہ طالب ہاشمیؒ اپنے خطوط کے آئینہ میں

ذخیرہ
پروفیسر میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی
لاہور پاکستان

مؤلف : سید حبیب اللہ شاہ حقانی

علامہ طالب ہاشمیؒ ' بلند پایہ ادیب' مصنف' انشاء پرداز' مؤرخ' سیرت نگار' عظیم مفکر اور اتحادِ اُمت کے داعی تھے۔ تواضع' عاجزی' انکساری اور خدمتِ خلق میں اپنی مثال آپ تھے، شہرت ونمود سے کافی دور' جاہ و منصب اور مال ومتاع کی خواہشات سے بے نیاز تھے۔ ساری زندگی علم' ادب' سیرت وسوانح بالخصوص صحابۂ کرامؓ کی تاریخ' ان کے تذکروں اور تاریخ کے سبق آموز حکایات اور واقعات کی نقل وتحریر میں گزار دی۔

زیرِ نظر رسالہ آپ ہی کے مکاتیب سے اخذ وانتخاب کر کے آپ کی شخصیت پر ایک جامع علمی' ادبی اور سوانحی مرقع ہے جسے ''گلدستۂ علم و ادب'' قرار دیا جاسکتا ہے۔

القاسم اکیڈمی' جامعہ ابوہریرہ' خالق آباد نوشہرہ سرحد پاکستان

Marfat.com

جملہ حقوق بحق القاسم اکیڈمی محفوظ ہیں

نام کتاب -------- گلدستۂ علم وادب 84342

علامہ طالب ہاشمیؒ اپنے خطوط کے آئینے میں

بہ اہتمام ونگرانی -------- مولانا عبدالقیوم حقانی

مرتب -------- سید حبیب اللہ شاہ حقانی

کمپوزنگ -------- جان محمد جانؔ ' رُکن القاسم اکیڈمی

تاریخِ طباعت بارِاوّل ----- جمادی الاوّل ۱۴۳۱ھ / مئی ۲۰۱۰ء

ضخامت -------- 56 صفحات

تعداد -------- 1000

ناشر -------- القاسم اکیڈمی' جامعہ ابوہریرہ

برانچ پوسٹ آفس' خالق آباد' نوشہرہ، سرحد، پاکستان

ملنے کے پتے

☆ صدیقی ٹرسٹ' صدیقی ہاؤس المنظر اپارٹمنٹس 458 گارڈن ایسٹ' نزد لسبیلہ چوک کراچی

☆ مولانا سید محمد حقانی ' مدرس جامعہ ابوہریرہ، خالق آباد، ضلع نوشہرہ

☆ مکتبہ رشیدیہ' جی ٹی روڈ اکوڑہ خٹک ضلع نوشہرہ

☆ کتب خانہ رشیدیہ ' مدینہ کلاتھ مارکیٹ ' راجہ بازار ' راولپنڈی

☆ مکتبہ عمر فاروق شاہ فیصل کالونی کراچی ☆ مکتبہ رحمانیہ اردو بازار لاہور

☆ مکتبہ معارف جنگی محلہ پشاور ☆ ادارہ اسلامیات انارکلی لاہور

☆ مکتبہ سلطان عالمگیر، بیسمنٹ شاہ نفیس میڈیکوز۔۵ لوئر مال چوک گاے شاہ اُردو بازار لاہور

اس کے علاوہ پشاور کے ہر کتب خانہ میں یہ کتاب دستیاب ہے

Marfat.com

ذخیرہ

فہرست عناوین

پیش لفظ ۷
عرضِ حال ۹
ذوقِ تاریخ وادب ۱۳
اشتغالِ علم وادب کے تقاضے ۱۳
تاریخِ صحابہؓ پر گہری نظر ۱۴
نثری' ادبی مرثیہ ۱۵
فروغِ علم وادب کے وسائل ۱۵
تیری آواز مکے اور مدینے ۱۶
بے باک اور چشم کشا مضمون ۱۷
قابلِ فخر اشاعت ۱۷
حسنِ نظر اور حسنِ ذوق ۱۸
جمالِ انور عظیم کارنامہ ۱۸

Marfat.com

المصنّفات فی الحدیث ---------- ۱۹
تواضع وانکساری عبدیت اور فنائیت ---------- ۲۰
تاحیات ایک معمولی طالب علم ---------- ۲۰
شہرت سے گریزاں ---------- ۲۱
اپنی ذات کے حوالے سے تحریر پر انکار ---------- ۲۲
مسلکِ اعتدال اور اہلِ علم کا دفاع ---------- ۲۳
اہلِ علم کا دفاع ---------- ۲۳
مسلکِ اعتدال ---------- ۲۴
شبلی اور سرسید میں فکری وحدت نہیں تھی ---------- ۲۴
حب الوطنی ---------- ۲۷
شامتِ اعمال ---------- ۲۷
حکومت کی حمایت پر علماء سے احتجاج ---------- ۲۷
کلیجہ چھلنی ہوا چاہتا ہے ---------- ۲۸
بارگاہِ خدا میں التجا ---------- ۲۸
جرأتمندانہ اقدام کی انگیخت ---------- ۲۹
سیرت وسوانح ---------- ۳۰
حبیب کبریا صلی اللہ علیہ وسلم کے تین سو اصحاب ---------- ۳۰
سیرتِ ابو ہریرہؓ ---------- ۳۰
حسنت جمیع خصاله ---------- ۳۱

Marfat.com

تذکارِ صحابیات ۳۲

تذکارِ صالحات ۳۴

خلق خیرالخلائق ۳۴

ذوقِ اصلاح ۳۶

اصلاح نامہ ۳۶

تبصرۂ کتب کے اُصول ۳۷

تبصرہ واشاعت میں احتیاط ۳۸

تسامحات کی نشاندہی پر شکوہ ۳۸

تجربہ مشاہدہ ۳۹

اصلاحِ تلفظ واملا ۴۰

انگریزی حروف کی تصحیح ۴۰

اغلاط العوام ۴۱

حروف واعراب کی تصحیح ۴۱

آنکھیں پُرنم ہوگئیں ۴۲

اشاعت سے پہلے کے مراحل ۴۲

خطباتِ حقانی ۴۳

اغلاط العوام ۴۴

''نے'' اور ''سے'' کا بے محل استعمال ۴۴

مفید مشورے ۴۵

Marfat.com

دیانت اور خیر خواہی ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۴۶

علم پروری، اصاغر نوازی اور تشجیعات ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۴۷

اصاغر نوازی ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۴۷

تحفہ گراں بہا ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۴۸

اصاغر سے طلبِ مشورہ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۴۸

اصاغر نوازی ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۴۸

ہدیۂ گراں بہا ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۴۹

حوصلہ افزائی کا ایک خاص انداز ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۵۰

حفظانِ صحت، قلت اسفار اور مرکز کے استحکام پر توجہ کی ترغیب ۔۔۔۔۔ ۵۰

والدہ کی دُعائیں ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۵۱

ادائیگی فرض کا اہتمام ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۵۲

سب سے پہلے ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۵۲

سید سلیمان ندویؒ نمبر ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۵۲

ابن مبارکؒ کی سیرت ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۵۳

''القاسم'' صف اوّل میں ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۵۳

''الحق'' صف اوّل کا پرچہ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۵۴

بحرِ علم کے کامیاب شناور ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۵۵

توضیح السنن قابلِ صد تحسین ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۵۵

احباب کی ترقی وکمال پر اظہارِ مسرت ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۵۶

Marfat.com

پیش لفظ

الحمد لحضرة الجلالة والصلوٰة والسلام علیٰ خاتم الرسالة

علامہ طالب ہاشمیؒ میرے نادیدہ دوست، بزرگ، محسن اور اردو ادب، تصحیحِ کتاب، سلیقۂ تحریر میں میرے محسن اتالیق تھے۔ ملاقات تو نہ ہوسکی مگر مکاتبت اور ٹیلیفون کا رابطہ مسلسل قائم رہا۔ ان کے مکاتیب علم و ادب، تاریخ، سوانح اور خطوط کی دنیا میں اپنے طرز کا ایک عمدہ ترین ذخیرہ ہے۔

عزیز محترم مولانا سید حبیب اللہ شاہ حقانی ''چشم بیدار ڈائجسٹ'' کے لئے اس کا خلاصہ لکھتے رہے جو القاسم میں بھی چھپتا رہا۔ اب اسے علیحدہ ''گلدستۂ علم و ادب'' کے نام سے شائع کیا جارہا ہے۔

اگر قارئین کو علامہ طالب ہاشمیؒ کے خطوط اور تحریر سے کچھ مناسبت، شوق، ذوق اور مزید تجسس و تحقیق کا جذبہ اُبھرے تو القاسم اکیڈمی کے رُکن مولانا عبید اللہ عابدؔ کی مرتب کردہ ''مکاتیبِ طالب ہاشمیؒ'' کا مطالعہ کرتے ہوئے بھرپور استفادہ

Marfat.com

کر سکتے ہیں۔

میری دلی دُعا ہے کہ مولانا سید حبیب اللہ شاہ حقانی کی اس تالیف کو اللہ کریم شرفِ قبولیت عطا فرماویں، ان کے علم، قلم اور قدم میں برکت اور ان کی جوانی کو دینِ متین کی فروغ اور اشاعت کے لئے قبول فرماویں۔

(مولانا) عبدالقیوم حقانی

صدر القاسم اکیڈمی، جامعہ ابوہریرہ

خالق آباد نوشہرہ

۱۱ر جمادی الاوّل ۱۴۳۱ھ / ۲۶ر اپریل ۲۰۱۰ء

Marfat.com

عرضِ حال

نحمدہٗ و نصلی علٰی رسولہ الکریم ' اما بعد !

بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں جو ساری زندگی گوشۂ گمنامی میں گزار کر دین و ملت کی خدمت کرتے ہیں اور لوگ ان کی قدر تب جانتے ہیں جب وہ اللہ کو پیارے ہوتے ہیں، انہی گمنام شخصیات میں علامہ طالب ہاشمیؒ بھی تھے۔ آپ ادیب بھی تھے اور مؤرخ بھی، مصنف و مؤلف بھی تھے اور بے مثال انشاء پرداز اور نقاد بھی۔ آپ نے تاریخ وسیرت کے بارے میں کئی کتابیں لکھیں جو رہتی دنیا تک آپ کو زندہ رکھیں گی۔

احقر کی ملاقات اگرچہ ان سے نہیں ہوئی مگر پھر بھی وہ میرے دل کے قریب رہے۔ ان کے مکاتیب جب استادِ مکرم حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی مدظلہ کے پاس آتے تو احقر کو دکھا کر فرماتے :

''بیٹا ! طالب ہاشمی بن جاؤ، دیکھو کس طرح صاف ستھرا طرزِ خطی، رموز واوقاف اور قواعدِ املا کا لحاظ اور صحیح استعمال آدمی دیکھ کر دنگ رہ

Marfat.com

جاتا۔ ایسے لوگ بہت کم پیدا ہوتے ہیں''۔

آپؒ کے مکاتیب کی سب سے بڑی خوبی یہ تھی کہ ''ہر بات دوستانہ اور بے تکلفی کے انداز میں تحریر فرماتے اور یوں مکتوب الیہ کو محسوس بھی نہ ہوتا کہ مکتوب نگار کوئی بزرگ ہے یا ہم عصر اور دوست''۔ استادِ محترم حضرت حقانی صاحب مدظلہٗ کے نام آپ کے بیسیوں خطوط اس حقیقت کے آئینہ دار ہیں۔

علامہ طالب ہاشمیؒ جب دنیا سے رحلت فرما گئے تو حضرت حقانی صاحب نے فرمایا کہ: ''لاہور سے ماہنامہ ''چشم بیدار'' کے بانی و مدیر جناب غلام سرور صاحب کا فون آیا کہ علامہ طالب ہاشمیؒ کا انتقال ہو گیا ہے''۔

حضرت حقانی صاحب نے ''القاسم'' میں ایک جامع نثری مرثیہ لکھا، اور احقر کو حکم فرمایا:

''لاہور کے ماہنامہ ''چشم بیدار'' والے علامہ طالب ہاشمیؒ پر خصوصی اشاعت شائع کر رہے ہیں۔ اس کے لئے مضمون تیار کرو''۔

احقر سوچتا رہا کہ میں علامہ ہاشمیؒ پر کیا لکھوں؟ انہی سوچوں میں تھا کہ اللہ نے دل میں یہ بات ڈال دی کہ حضرت حقانی صاحب کے نام علامہؒ کے بیسیوں خطوط ہیں، انہی خطوط و مکاتیب کی روشنی میں علامہؒ کی سیرت و سوانح، علمی کارناموں، ادبی خدمات اور مطالعاتی و تصنیفی رشحات اور ان کے زندگی کے دیگر مختلف پہلوؤں کو اجاگر کیا جائے۔ حضرت حقانی صاحب سے عرض کیا تو بہت خوش ہوئے اور کمال عنایت سے ہاشمی صاحب کے تمام خطوط کی فائل حوالہ کر دی۔ اس سے ایک مضمون تیار کر کے حضرت حقانی صاحب کی خدمت میں پیش کیا، تو آپ بہت خوش ہوئے، اور میرے حوصلہ افزائی

Marfat.com

کرتے ہوئے اسے ماہنامہ ''القاسم'' میں ''علامہ طالب ہاشمیؒ اپنے خطوط کے آئینے میں'' کے نام سے قسطوار شائع کیا۔ اب الگ سے قارئین کی خدمت میں پیش کیا جارہا ہے۔ قارئین سے درخواست ہے کہ مکتوب الیہ اور مکتوب نگار دونوں نیز مرتب کے حق میں دُعا فرماویں۔ اللہ تعالیٰ سب حضرات کی دینی مساعی قبول فرماویں۔

احقر کو اس حقیقت کے آشکارا کرنے میں کوئی تردد نہیں، کہ احقر کی تمام کاوشیں حضرت حقانی صاحب کی خدمت، شفقت، محبت اور تربیت کی برکت ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کا سایہ تادیر قائم رکھیں۔ وصلی اللّٰہ تعالٰی علٰی خیر خلقه محمد و آله و اصحابه اجمعین۔

سید حبیب اللہ شاہ حقانی

۳ر جمادی الاوّل ۱۴۳۱ھ

Marfat.com

القاسم اکیڈمی کی تازہ پیشکش

مکاتیبِ طالب ہاشمیؒ

بنام

مولانا عبدالقیوم حقانی

رُشحاتِ قلم : علامہ طالب الہاشمیؒ

ترتیب : حافظ عبیداللہ عابد

معروف سکالر و مصنف، شہرۂ آفاق ادیب، عظیم مؤرخ و سیرت نگار، حضرت علامہ طالب الہاشمی کے مولانا عبدالقیوم حقانی کے نام علمی، ادبی اور تاریخی مکاتیب کا حسین گلدستہ۔ علم و قلم، تدوین و اشاعت، ادب و تاریخ، سیرت و سوانح، زبان و بیان، نقد و اصلاح، ملکی حالات، بین الاقوامی سیاسیات، عالمِ اسلام کے اہم واقعات...... الغرض علم وادب کا حسین مرقع، ہر خط ایک سبق، ایک تاریخی اور ادبی شہ پارہ، ایک عظیم علمی اور ادبی دستاویز......

صفحات : ۲۰۵

القاسم اکیڈمی، جامعہ ابوہریرہ، خالق آباد نوشہرہ

Marfat.com

ذوقِ تاریخ وادب

علامہ طالب ہاشمیؒ ایک بلند پایہ ادیب ومصنف‘ شگفتہ نگار انشأ پرداز‘ عالمِ اسلام کے عظیم مفکر اور اتحادِ اُمت کے داعی تھے۔ استادِ مکرم‘ مصنف کتبِ کثیرہ‘ معروف سکالر حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب دامت برکاتہم کے ساتھ والہانہ محبت تھی۔ آپ کے نام علامہ نے بہت سے خطوط لکھے تھے، جو استادِ مکرم کے ریکارڈ میں موجود ہیں اور عنقریب چھاپنے کا ارادہ ہے۔

حضرت علامہ طالب ہاشمیؒ کے مکتوبات میں علم و ادب کی چاشنی‘ ذوقِ اصلاح‘ تواضع وانکساری‘ اصاغرنوازی وعلم پروری‘ ذوقِ تصنیف وتالیف اور عشقِ رسولؐ اور مدحِ صحابہؓ کی عظمتیں چھلکتی ہیں۔ ادب وتاریخ سے حضرت علامہ کی خصوصی دلچسپی تھی۔ آپ مؤرخ بھی تھے اور ادیب بھی‘ اردو زبان میں کمال مہارت حاصل تھی۔ آپ کا امتیازی وصف یہ تھا کہ ادب کی طاقت وقوت کے صحیح استعمال کی دعوت دیتے اور علم وادب کے اشتغال کے پیشِ نظر گوشہ نشینی کو پسند فرماتے۔

اشتغالِ علم وادب کے تقاضے :

مولانا عبدالقیوم حقانی کے نام اپنے مکتوب مراسلہ ۸ر ستمبر ۲۰۰۰ء میں تحریر فرماتے ہیں :

”آخر میں یہ عرض کردوں کہ میں ایک گوشہ نشین معمر آدمی ہوں‘

Marfat.com

خاموشی سے اپنے علمی کاموں میں مصروف رہتا ہوں، ہر قسم کے جھگڑوں، جھمیلوں، بحث ومناظرہ سے دور رہنا چاہتا ہوں‘‘۔

بحث ومناظرہ اور جھگڑوں سے کوسوں دور رہتے تھے، شہرت کو پسند نہ فرماتے۔

تاریخِ صحابہؓ پر گہری نظر:

تاریخ پر گہری نگاہ رکھتے تھے۔ چنانچہ ۱۳/اگست ۱۹۹۴ء کے مکتوب میں حقانی صاحب کے نام تحریر فرماتے ہیں:

’’حضرت سعید بن میبؓ صحابی نہیں تھے بلکہ جلیل القدر تابعی ہیں (رئیس التابعین) وہ سیدنا حضرت ابوہریرہؓ کے خویش و داماد تھے، ان کے والد حضرت میبّ اور دادا حضرت حزن رضی اللہ عنہما دونوں کو شرفِ صحابیت حاصل تھا‘‘۔

اسی طرح ۴/اگست ۱۹۹۴ء کے مکتوب میں رقمطراز ہیں:

’’حضرت سعید بن میبؓ خلافتِ فاروقی کے تیسرے یا چوتھے سال پیدا ہوئے تھے‘‘۔

اردو کے مشہور انشاپرداز اور ادباء آپ کے اردو ادب کے معترف تھے۔ ان میں مولانا حقانی، جناب ڈاکٹر غلام سرور، پیر کرم شاہ الازہری قابلِ ذکر ہیں۔ ان میں سے ہر ایک حضرت علامہ کے اس مقام کے معترف و مداح ہی نہیں بلکہ اس کی وجہ سے حضرت علامہ پر فریفتہ اور ان کے گرویدہ تھے اور پھر خود حضرت کی تصانیف بھی ’’آفتاب آمد دلیلِ آفتاب‘‘ کی مصداق ہیں۔ جن کو دیکھ کر ہر صاحبِ نظر فیصلہ کرسکتا ہے۔

Marfat.com

نثری' ادبی مرثیہ :

ذیل میں حضرت الاستاد مولانا حقانی صاحب مدظلہٗ کے نام مکتوبات سے چند اقتباسات بطورِ اشتہار پیشِ خدمت ہیں۔ ۲۶ رجنوری ۱۹۹۹ء کے مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں :

"القاسم (دسمبر ۹۷' جنوری ۹۸) کا نقشِ اوّل پڑھ کر تو آنکھوں سے سیلِ اشک رواں ہوگیا۔ آپ کی والدہ مرحومہ ومغفورہ بلاشبہ ان خواتین میں سے تھیں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے : "مؤمنات' قانتات' صالحات' حافظات"۔ اُمید ہے جنت کی فضاؤں نے اسی نشیدِ جانفزا کے ساتھ ان کے استقبال کیا ہوگا"۔

فروغِ علم وادب کے وسائل :

۱۰ راگست ۲۰۰۰ء کے مراسلہ میں یوں لکھتے ہیں :

"کتابوں کی تسوید اور طباعت الگ شعبہ ہے اور ان کی نکاسی و فروخت وغیرہ بالکل دوسرا شعبہ۔ کتابوں کی فروخت کے لئے ان کی زیادہ سے زیادہ تشہیر' مختلف اخبارات ورسائل میں تبصرہ' مختلف شہروں کے دیانتدار کتب فروشوں سے ذاتی رابطے، ہمدرد علماء کا تعاون اور اس قسم کی کئی چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ اچھی خاصی سردردی اور مصروفیت کا کام ہے"۔

Marfat.com

۴ ستمبر ۱۹۹۴ء کے مکتوب میں لکھتے ہیں :

"مقصود کتاب کو بہتر سے بہتر بنانا ہے۔ تبصرے میں ایسی چیزیں لکھنا میں مناسب نہیں سمجھتا۔ ہاں اشارتاً کچھ باتیں ضرور عرض کروں گا، اگر تعریف ہی تعریف ہو تو پھر تبصرہ نہیں تقریظ بن جاتی ہے"۔

عمدہ مضامین، بہتر کتاب اور ذوقِ طباعت :

کتاب، کتابت، مضمون اور مضمون نگار، تصنیف اور ترتیب و اشاعت، قلم کاری اور مقالہ نگاری، یہ ایک مستقل فن اور ارباب علم و کمال کے لئے ایک وسیع میدان ہے۔ حضرت علامہ طالب ہاشمی اس میدانِ علم و قلم کے شناور اور اس بحرِ بے کراں کے بہرور ہیں۔ مولانا عبدالقیوم حقانی کے نام اپنے مکاتیب میں جس انداز سے ان عظیم علمی بلندیوں اور تحقیقی و ادبی عظمتوں کو سمیٹتے اور حکمت و تدبیر سے سمجھا لیتے ہیں یہ ان ہی کا حصہ ہے۔ ذیل میں اس کی چند جھلکیاں ملاحظہ فرمایئے :

تیری آواز مکے اور مدینے :

۵ ستمبر ۱۹۹۵ء کے خط میں لکھتے ہیں :

"الحق" کے شمارہ اگست میں آپ کا مقالہ "علماءِ کرام زمامِ قیادت اپنے ہاتھ میں رکھیں" پڑھ کر بے اختیار میری زباں پر "تری آواز مکے اور مدینے" کے الفاظ جاری ہو گئے، اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے۔ آپ نے بڑے ہی اہم موضوع پر قلم اُٹھایا ہے، جوں جوں آپ کا مضمون پڑھتا گیا، میری کیفیت یہ ہوئی۔

Marfat.com

''میں نے یہ سمجھا کہ گویا یہ بھی میرے دل میں ہے''۔

بے باک اور چشم کشا مضمون :

۱۴ ستمبر ۱۹۹۵ء کے مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں :

''یہ حقیقت ہے کہ آپ کا مقالہ اپنے موضوع پر لاجواب ہے اور ایک دینی درسگاہ کے پرچے میں ایسے ''چشم کشا'' اور بیباک مضمون کا چھپنا بہت سے دردمند لوگوں کے لئے خوشگوار حیرت کا باعث ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو قلبِ تپاں سے نوازا ہے اور آپ کے سینۂ باصفا کو عصبیت سے پاک کر دیا ہے۔ اس لئے ایسا ایمان افروز مضمون آپ کے قلم سے نکلا ہے جو ہمارے ملک کے ''مشائخ وعلماء'' کے لئے مشعلِ راہ ثابت ہوسکتا ہے''۔

اسی خط میں آگے تحریر فرماتے ہیں :

''توضیح السنن کی جلد دوم کی تکمیل پر مبارکباد قبول فرمائیے۔ یہ بہت بڑا کام ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ سے لے لیا ہے ......

ع ہر کسے را بہرے کارے ساختند''

قابلِ فخر اشاعت :

۱۵ دسمبر ۲۰۰۵ء کے خط میں لکھتے ہیں :

''تذکرۃ المصنّفین کی دو جلدیں آپ کے نوازش نامہ سمیت موصول ہوئیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔ ان کو دیکھ کر جی

Marfat.com

خوش ہو گیا۔ القاسم اکیڈمی اس شاندار کتاب کی اشاعت پر فخر کر سکتی ہے۔ کاغذ، طباعت، جلد بندی ہر شے قابل تعریف ہے"۔

۲۷ر فروری ۲۰۰۶ء کے خط میں تحریر فرماتے ہیں :

"القاسم اکیڈمی کی فتوحات پر دلی مسرت ہوتی ہے۔ اللّٰھم زدفزد۔ شرح شمائل ترمذی کی تیسری جلد کی اشاعت پر مبارکباد قبول فرمائیے"۔

- ۷ر مارچ ۲۰۰۶ء کے نوازش نامہ میں تحریر فرماتے ہیں :

"درسِ علم وعرفان ایمان افروز کتاب ہے"۔

حسنِ نظر اور حسنِ ذوق :

اسی خط میں یوں رقمطراز ہیں :

"لاہور کے ناشرین القاسم اکیڈمی کی مطبوعات کے معیار پر رشک کرتے ہیں اور آپ کے حسنِ نظر اور حسنِ ذوق کی داد دیتے ہیں"۔

جمالِ انور عظیم کارنامہ :

۱۴ر نومبر ۲۰۰۶ء کے مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں :

"اشاعت کے میدان میں القاسم اکیڈمی کی "فتوحات" دیکھ کر بہت خوشی ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے مزید ترقی نصیب فرمائے۔ یہ جان کر خوشی ہوئی کہ آپ نے علامہ انور شاہ کشمیری پر بھی "جمالِ انور" کے نام سے کتاب لکھ دی ہے۔ یہ آپ کا عظیم کارنامہ ہے۔ میں حیران تھا کہ القاسم اکیڈمی اس عظیم شخصیت کے سوانح حیات سے

Marfat.com

ابھی تک کیوں محروم ہے۔ الحمدللہ کہ آپ کی تصنیفِ لطیف نے یہ کمی پوری کردی ہے۔

یہ امر میرے لئے مسرت کا باعث ہوا کہ حافظ محمد موسیٰ بھٹو صاحب کی کتاب ''عصر حاضر کی شخصیات میری نظر میں'' میں آپ کا ذکرِ خیر بھی آ گیا ہے۔

(صفحہ ۲۷۱ تا ۲۷۶)

۲؍دسمبر ۲۰۰۶ء کے خط میں تحریر فرماتے ہیں :

''آپ نے (جمالِ انور میں) حضرت انور شاہ کاشمیری کی سوانح نگاری کا حق ادا کردیا''۔

''المصنّفات في الحدیث'' کی اشاعت بہت بڑا کارنامہ :

۹؍مارچ ۲۰۰۷ء ...... ''القاسم کے تازہ شمارے میں آپ کی علالت کے بارے میں پڑھا، تشویش ہوئی اور ہاتھ دُعا کے لئے اُٹھ گئے' اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے حفظ وامان میں رکھے۔

۱۸؍جون ۲۰۰۷ء کے خط میں لکھتے ہیں :

''مصنّفات'' کی اشاعت فی الحقیقت القاسم اکیڈمی کا بہت بڑا کارنامہ ہے''۔

☆

Marfat.com

تواضع وانکساری، عبدیت اور فنائیت

حضرت علامہ طالب ہاشمیؒ، عبدیت، انکساری اور فنائیت کا مجسمہ تھے۔ تواضع، عاجزی اور خدمتِ خلق میں اپنی مثال آپ۔ شہرت اور نام ونمود سے نفرت تھی۔ طالب ہاشمی تہذیب نفس کے اس درجے پر پہنچ گئے تھے جہاں انسان ہر طرح کے نام ونمود، جاہ ومنصب، اور مال ومتاع کی خواہشات سے بے نیاز ہو جاتا ہے، وہ زندگی بھر کانفرنسوں، سیمیناروں، اور جلسوں میں شرکت سے گریزاں رہے، وہ خطاب وصدارت تو کجا بطورِ سامع بھی جلسوں میں نہیں جاتے تھے۔ فرماتے :

"سٹیج پر بیٹھ کر نگاہوں کا مرکز بننے سے مجھے ہَول آتا ہے"۔

تا حیات ایک معمولی طالب علم :

۱۴ اگست ۲۰۰۱ء کے خط میں یوں تحریر فرماتے ہیں :

"ایک تحفۂ گراں بہا کے زیرِ عنوان آپ نے اس احقر کے بارے میں جن خیالات کا اظہار فرمایا ہے۔ یہ بندہ ناچیز کسی درجے میں بھی ان کا مستحق نہیں، جو کام ہوا ہے، سب اسی ذاتِ بے ہمتا کے کرم کا نتیجہ ہے ورنہ من آنم کہ من دانم"۔

۲۸ مئی ۲۰۰۳ء کے خط میں رقمطراز ہیں :

"القاسم کا تازہ شمارہ ابھی ابھی موصول ہوا ہے۔ اس میں مجھ فقیر گوشہ نشین کا خط شائع کر کے آپ اسے منظرِ عام پر لے آئے ہیں۔

Marfat.com

حسنِ ظن کے لئے شکر گزار ہوں"۔

۴ رجولائی ۲۰۰۰ء کے مکتوبِ گرامی میں لکھتے ہیں :

"آپ مجھے "علامہ" لکھتے ہیں یہ آپ کی ذرہ نوازی ہے۔

ع کلاہ گوشہ دہقاں بہ آفتاب رسید

والا معاملہ ہے، ورنہ بخدا میں نے اپنے آپ کو ایک معمولی طالب علم سمجھا ہے اور تاحیات سمجھتا رہوں گا' اگر کچھ کام کرسکا ہوں تو یہ کام اللہ تعالیٰ نے مجھ سے لیا ہے ورنہ مجھ میں کوئی کمال نہ تھا اور نہ ہے جو کچھ ہوا' اس کے کرم سے ہوا"۔

شہرت سے گریزاں :

۴ رستمبر ۲۰۰۰ء کے خط میں تحریر فرماتے ہیں :

"ابھی ابھی القاسم کا شمارۂ ستمبر موصول ہوا۔ آپ نے حسنِ گفتار اور تذکارِ صالحات پر جو تبصرہ فرمایا، اس کے لیے صمیمِ قلب سے شکر گزار ہوں۔ یہ تبصرہ تو "کلاہِ گوشۂ دہقان بہ آفتاب رسید" کا مصداق ہے اس میں احقر کے بارے میں آپ نے جو الفاظ لکھے وہ آپ کا حسنِ ظن اور حسنِ نظر ہے۔ اللہ تعالیٰ اجرِ جزیل سے نوازے"۔

۲۰ رمارچ ۲۰۰۱ء کے خط میں لکھتے ہیں :

"میں ایک گوشہ نشین آدمی شہرت سے حتی الوسع گریز کرتا ہوں۔ میرے خطوط قطعی طور پر ذاتی نوعیت کے ہوتے ہیں، ان کی اشاعت رسالے میں یا کتابی صورت میں مناسب نہیں ہے۔ آپ کا حسنِ ظن اس بندۂ عاصی کی نسبت باعثِ تشکر

Marfat.com

ہے یہ آپ کی ذرہ نوازی ہے"۔

اپنی ذات کے حوالے سے تحریر پر انکار کر دیتے :

ہماری بعض جامعات میں، زندہ شخصیاتِ ادب پر سندی مقالے لکھوانے کی روایت موجود ہے۔ علامہ طالب الہاشمی بہر اعتبار اس کا استحقاق رکھتے تھے کہ ان کے علمی و ادبی کارناموں کو موضوعِ مقالہ بنا لیا جائے مگر وہ اسے پسند نہیں کرتے تھے کہ ان پر کچھ لکھا جائے، باوجودیکہ علمی اور تحقیقی کام کرنے والوں کے وہ قدردان تھے اور کام کرنے والوں کی ممکن حد تک اور خوش دلی کے ساتھ مدد کرتے تھے مگر اپنے معاملے میں وہ کسی طرح کا بھی تعاون کرنے سے صاف انکار کر دیتے۔

....

84342

Marfat.com

مسلکِ اعتدال اور اہلِ علم کا دفاع

اہلِ علم کا دفاع :

علامہ طالب الہاشمیؒ کا رُجحان یہ تھا کہ وہ پُر تکلف اسلوب، پیچیدہ عبارت اور اختلافی موضوعات سے حتی الامکان اجتناب کرتے تھے۔ جزوی وفروعی مسائل اور اختلافی احکام کی خاطر معرکہ برپا نہیں کرتے تھے، لیکن یہ بات آپ کی قوتِ برداشت سے باہر تھی کہ کوئی شخص دین میں مداہنت سے کام لے۔ باطل کو دیکھ کر خاموش ہو جائے۔ مرئی غلطی کو نظر انداز کر دے، اس کی اصلاح کے لئے اپنی فطرت کے مطابق حق بات کہتے تھے۔ باطل اور واضح غلطی پر تنقید کرتے، لیکن آپ کی یہ تنقید اچھے پیرایۂ بیان میں ہوتی۔ مثلاً علامہ شبلی نعمانی کے دفاع کے دوران یکم ستمبر ۲۰۰۰ء کے خط میں لکھتے ہیں :

"علامہ شبلی مرحوم کا دفاع میں نے اس لئے کیا کہ میری تحقیق کے مطابق وہ سرسیّد کے باطل اور فاسد عقائد کے قائل نہیں تھے۔ وحی، معجزات، ملائکہ، جنات وغیرہم سب کو مانتے تھے۔ رسولِ اکرم ﷺ آپ ﷺ کے صحابہؓ اور صحابیاتؓ سبھی سے بے پناہ عقیدت اور محبت رکھتے تھے۔ (ان کی نظمیں اس پر شاہدِ عدل ہیں) سرسیّد کے دینی عقائد تو گمراہی کا دوسرا نام تھا۔ شبلی کو اللہ تعالیٰ نے اس گمراہی

Marfat.com

سے بچالیا تھا''۔

اسی خط میں دوسرے مقام پر یوں تحریر فرماتے ہیں :

''علامہ سید تصدق بخاری صاحب کو خراجِ تحسین پیش کیا ہے کہ انہوں نے سر سیّد کے باطل عقائد پر کتاب لکھ کر ایک عظیم کارنامہ سرانجام دیا''۔(یہ کتاب محرفِ قرآن کے نام سے القاسم اکیڈمی نے شائع کی ہے)

مسلکِ اعتدال :

علامہؒ کا نظریہ یہ تھا کہ کسی کی ایک غلطی کی وجہ سے اس کی ساری علمی ودینی خدمات کو رد نہ کیا جائے۔ مثلاً ۸ر ستمبر ۲۰۰۰ء کے مکتوب میں یوں رقمطراز ہیں :

''اگر کسی صاحبِ علم کو علامہ شبلی کی نگارشات کے بعض حصوں سے اختلاف ہے (اور ان کو یہ اختلاف رکھنے کا پورا پورا حق ہے) اس کا یہ مطلب نہیں کہ شبلی کے سارے علمی کام کو رد کر دیا جائے اور ان کو ایک شخص کا ہم عقیدہ قرار دیا جائے، جس کے عقائد کے فاسد ہونے پر علماءِ حق کا اجماع ہو''۔

شبلی اور سر سید میں فکری وحدت نہیں تھی :

۱۲ر جولائی ۲۰۰۰ء کے خط میں لکھتے ہیں :

''میری صحت کئی ماہ سے خراب چلی آرہی ہے' لکھنا پڑھنا قریب قریب ترک ہو چکا ہے، کسی بحث ومناظرہ کا متحمل نہیں ہوسکتا۔ یہ

Marfat.com

چند سطور علمی بحث و تنقید کے سلسلے میں لکھ رہا ہوں۔ مولانا سید تصدق بخاری نے (محرفِ قرآن لکھ کر) نہایت عظیم علمی اور تحقیقی کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ میرے نزدیک وہ نہایت قابلِ احترام عالمِ دین اور محقق ہیں۔ البتہ القاسم کے صفحہ ۳۶ پر ان کے اس ارشاد کے بارے میں بصد ادب اپنی معروضات پیش کرتا ہوں کہ

''شبلی سرسید کے ہم کیش اور ہم عقیدہ تھے''۔

جہاں تک میں تحقیق کر سکا ہوں، علامہ شبلی کے بعض خیالات اور افکار سے اختلاف تو کیا جا سکتا ہے لیکن یہ بات درست نہیں کہ وہ کلیتاً سرسید کے ہم کیش اور ہم عقیدہ تھے۔ اس سلسلے میں شیخ محمد اکرام مرحوم کی کتاب ''موجِ کوثر'' اور سید سلیمان ندوی کی ''حیاتِ شبلی'' اور ''یادِ رفتگان'' کے مطالعہ سے حقیقتِ حال معلوم ہو سکتی ہے۔ یہ درست ہے کہ شبلی سولہ (۱۶) سال تک علی گڑھ کالج میں عربی اور فارسی کے پروفیسر رہے، لیکن اس کالج کے پروفیسروں میں تو کئی نام ایسے ملتے ہیں جو نہ سرسید کے ہم مذہب تھے نہ ہم مسلک یا ہم عقیدہ۔

آخر شبلیؒ کو ندوۃ العلماء قائم کرنے کی ضرورت کیوں پیش آئی؟ اس ادارے سے جو علماء اُٹھے، ان میں سے متعدد علم و فضل کے آسمان پر آفتاب بن کر چمکے، کیا ان میں کسی نے سرسید کے افکار و عقائد کی تائید کی؟ شاید اس کی ایک مثال بھی نہیں ملے گی۔ میں نے تو بڑے بڑے جید علماء کو شبلی کی تعریف میں رطب اللسان دیکھا ہے، بشمولِ مولانا ابوالحسن علی ندویؒ۔

Marfat.com

آخر میں صرف ایک گزارش اور : رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادتِ مبارکہ پر ''ظہورِ قدسی'' کے عنوان سے شبلی کا شہ پارہ' کیا اردو ادب میں اس کا کوئی جواب ہے؟ عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں ڈوبی ہوئی یہ تحریر شاید شبلی کا ''زادِ راہ'' بن گئی ہو۔ ہم ان کا معاملہ اللہ پر چھوڑتے ہیں اور ان کو زبردستی نیچریوں کی صف میں کھڑا کرنے سے احتراز کرتے ہیں۔

....

Marfat.com

حب الوطنی

شامتِ اعمال :

علامہ طالب ہاشمی کو اپنے وطنِ عزیز پاکستان سے بے پناہ محبت تھی۔ موجودہ ملکی حالات پر نگاہ ڈال کر ان کا دل دُکھتا۔ چنانچہ ۳۰ ر جولائی ۱۹۹۴ء کے خط میں مولانا حقانی کے نام لکھتے ہیں :

''ملکی حالات کے باعث دل گرفتگی کا عالَم طاری ہے۔ ہم نے تو کچھ اور سوچا تھا لیکن کچھ اور ہی دیکھ رہے ہیں۔ شامتِ اعمالِ ما صورتِ نادر گرد۔

حکومت کی حمایت پر علماء سے احتجاج :

۱۳ ر اگست ۱۹۹۴ء کے مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں :

''یہ عاجز کوئی سیاسی آدمی نہیں ہے لیکن دین اور وطن کی محبت اس کے روئیں روئیں میں سمائی ہوئی ہے۔ اس فقیر پُر تقصیر کی سمجھ میں بات نہیں آتی کہ ہمارے بعض علماء اس حکومت کی بالواسطہ یا بلاواسطہ کیوں حمایت کر رہے ہیں''۔

۹ ر جون ۲۰۰۱ء کے مرسلہ مکتوب میں اپنے وطنِ عزیز کے لئے دُعا کی درخواست اس طرح کرتے ہیں :

''دُعا کریں اللہ تعالیٰ موجودہ صورتِ حال سے رستگاری کی کوئی صورت پیدا

Marfat.com

کرے۔ ''شامتِ اعمالِ ما صورتِ نادر گرفت'' والا معاملہ ہے۔

کلیجہ چھلنی ہوا چاہتا ہے :

۲۴ر فروری ۲۰۰۰ء کے خط میں لکھتے ہیں :

''اللہ تعالیٰ اس ملک پر رحم فرمائے، حالات نے جو صورت اختیار کی ہے۔ کسی کے وہم و گمان میں بھی نہ آ سکتی تھی، جو کچھ اُمت مسلمہ پر بیت رہی ہے، اسے دیکھ کر ذرائع ابلاغ کے پروگراموں پر نظر ڈالتے ہیں، کلیجا چھلنی ہو جاتا ہے۔ اس وقت توبہ اور دعاؤں کی سخت ضرورت ہے۔ حق تعالیٰ اسلام کو سربلند فرمائے اور اس ملک کو قائم و دائم رکھے''۔ (آمین)

بارگاہِ خدا میں التجا :

۲۳ر جنوری ۲۰۰۰ء کے خط میں لکھتے ہیں :

''وطنِ عزیز کے حالات عجیب صورت اختیار کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہنود و یہود کی ریشہ دوانیوں سے محفوظ رکھے۔ حالات کی ابتری نے امن و سکون اور اطمینانِ قلبی کو غارت کر دیا ہے۔ زندگی کے دن بس لشتم پشتم ہی گزر رہے ہیں۔ دُعا ہے ......

اے خالقِ ارض و سما !

رحم کر اپنے نہ آئینِ کرم کو بھول جا
ہم تجھے بھولے ہیں لیکن تو نہ ہم کو بھول جا

Marfat.com

خوار ہیں بدکار ہیں ڈوبے ہوئے ذلت میں ہیں
کچھ بھی ہیں پھر بھی ترے محبوبؐ کی اُمت میں ہیں

جرأت مندانہ اقدام کی انگیخت :

۵ ستمبر ۱۹۹۵ء کے مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں :

''اس وقت ملک میں فحاشی کا جو سیلاب (ٹیلی ویژن اور ریڈیو) کے ذریعے لایا جا رہا ہے، جگہ جگہ رقص خانے (کنجر خانے) کھولے جا رہے ہیں' عدلیہ کو تباہ کیا جا رہا ہے، انتظامیہ کو برباد کیا جا رہا ہے، قوم کی بیٹیوں' غیر ملکوں میں لے کر جا کر کافروں کے سامنے نچایا جا رہا ہے، احکامِ قرآن پر کھلم کھلا تنقید کی جا رہی ہے وغیرہ وغیرہ علماء کو اس کے خلاف کچھ کرنا چاہئے''۔

....

Marfat.com

سیرت وسوانح

حبیبِ کبریا صلی اللہ علیہ وسلم کے تین سو اصحاب :

جیسا کہ پہلے عرض کر چکا ہوں کہ تاریخ وتذکرہ سے حضرت علامہ کو ایک خاص مناسبت تھی، جس کی وجہ سے بیشتر شاہکار تصانیف اس موضوع پر یادگار چھوڑی اور ان تمام میں آپ کا یہ ذوق نمایاں نظر آتا ہے۔ چنانچہ انہوں نے خود اپنی بعض تصانیف کا ذکر حضرت الاستاد مولانا حقانی کے نام مراسلوں میں کیا ہے۔

۲۱ر نومبر ۱۹۹۲ء کی تحریر سے اقتباس نذرِ قارئین ہے :

''حبیبِ کبریا صلی اللہ علیہ وسلم کے تین سو اصحاب'' کی اشاعت پر مبارکباد کا شکریہ۔ الحمدللہ کہ اس کی چار سو جلدیں فوراً نکل گئیں۔ آج میں نے ناشر کو فون کر کے پھر تاکید کی ہے کہ دو جلدیں آپ کو فوراً بھیجے''۔

سیرتِ ابوہریرہؓ :

مرسلہ ۱۶ر جولائی ۱۹۹۴ء میں یوں رقمطراز ہیں :

''میری تازہ کتاب ''سیرتِ ابوہریرہ'' چھپ چکی ہے۔ ناشر سے درخواست کی تھی کہ وہ دو جلدیں تبصرہ کے لئے آپ کو بھیج دے، معلوم نہیں اس نے بھیجی ہے یا نہیں؟''

اسی خط میں دوسری جگہ تحریر فرماتے ہیں، جس سے حضرت علامہ کی تواضع اور

Marfat.com

انکساری کا بھی پتہ چلتا ہے :

(مولانا ماہر القادری کی کتاب) ''ہماری نظر میں'' پر تبصرہ کے لئے میں بھی اور ناشر بھی شکر گزار ہیں۔ اس میں آپ نے اس عاجز کا ذکر جس محبت اور شفقت سے کیا ہے یہ آپ کی ذرہ نوازی ہے ''ورنہ من آنم کہ من دانم''۔

حسنت جمیع خصالہ :

مراسلہ ۴؍ فروری ۱۹۹۹ء میں لکھتے ہیں :

میری تازہ تالیف ''حسنت جمیع خصالہ'' چند ماہ پہلے شائع ہوئی تھی۔ میں نے ناشر سے کہہ دیا تھا کہ دو جلدیں آپ کو تبصرہ کے لئے بھیج دے، لیکن یہ لوگ تجارتی ذہن کے ہوتے ہیں''۔

اس خط میں دوسری جگہ تحریر فرماتے ہیں :

''یہ کتاب ''حسنت جمیع خصالہ'' رحمتِ عالم ﷺ کے فضائل و خصائل پر مشتمل ہے۔ حیاتِ طیبہ کے دوسرے واقعات و حالات (ولادت، بچپن، جوانی، غزوات، حجۃ الوداع، وفات وغیرہ) اب قلمبند کر رہا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے توفیق دی تو آئندہ سات آٹھ ماہ تک مکمل ہو جائے گی۔ علامہ شبلی کی طرح آرزو ہے کہ زندگی کے آخری دور سرکارِ دو عالم ﷺ اور آپ ﷺ کے جان نثاروں ہی کے وقائع حیات لکھنے میں گذرے''۔

استاذِ مکرم حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب نے بھی شرح شمائل ترمذی

Marfat.com

کی تصنیف کے دوران بعض اجزاء ''جمالِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا دلربا منظر'' کی ترتیب کے دوران علامہ شبلی نعمانیؒ کے اشعار اسی مناسبت سے نقل کئے تھے، ذیل میں وہی اشعار نقل کیا جارہا ہے ......

عجم کی مدح کی، عباسیوں کی داستاں لکھی
مجھے چندے مقیم آستانِ غیر ہونا تھا
مگر اب لکھ رہا ہوں سیرتِ پیغمبرِ خاتمؐ
خدا کا شکر ہے یوں خاتمہ بالخیر ہونا تھا

تذکارِ صحابیات :

۱۴راگست ۲۰۰۱ء کے خط میں لکھتے ہیں :

''میری ایک کثیر الاشاعت کتاب ''تذکارِ صحابیات'' ہے۔ اب ایک اور کتاب ''تذکارِ صالحات'' مرتب کر رہا ہوں۔ یہ کتاب انبیاء علیہم السلام سے متعلق چند برگزیدہ خواتین (حضرت حواؑ، سارہؑ، ہاجرہؑ، لیاؑ، رحمت زوجۂ ایوبؑ، راحیلؑ، رعلہؑ، اُم یحییٰؑ، مریمؑ) کے علاوہ ایک سو کے قریب غیر معروف صحابیات، دس پندرہ تابعیات اور دورِ حاضر کی چند عالمات ومؤمنات کے حالات پر مشتمل ہوگی۔ اگر غیر معمولی صلاحتیں، اوصاف (زہد وعبادت، علم وفضل وغیرہ) رکھنے والی کوئی خاتون آپ کے علم میں ہو تو اس کے حالات سے آگاہ فرمائیں''۔

Marfat.com

تذکارِ صالحات :

۲۳/جنوری ۲۰۰۱ء کے مکتوبِ گرامی میں تحریر فرماتے ہیں :

''اپنی زیرِ تالیف کتاب ''تذکارِ صالحات'' میں بیگم مولانا عُزیر گل (مدر صاحبہ مرحومہ) کے حالات بھی شامل کر رہا ہوں۔ اس سلسلے میں مولانا عزیر گل کے مختصر حالاتِ زندگی مطلوب ہیں (انہیں حاشیہ میں درج کیا جائے گا)۔ مولانا عزیر گل گاؤں؟ تاریخ، سالِ وفات؟ مالٹا سے رہائی کے بعد مشاغل؟ اولاد؟ یہ حالات آپ فراہم کرسکیں تو بے حد ممنون ہوں گا۔ شاید آپ نے ان پر ایک کتاب بھی لکھی ہے۔ اگر یہ مل جائے تو مسئلہ حل ہو جائے گا۔ اس زحمت کے لئے پیشگی معذرت''۔

۲۵/جولائی ۲۰۰۱ء کے خط میں تحریر فرماتے ہیں :

''میری کتاب ''تذکارِ صالحات'' قریب قریب مکمل ہو چکی ہے۔ صرف آپ کی والدہ ماجدہ کے حالات کا انتظار ہے۔ القاسم میں ان کے حالات پڑھ کر ایسی تصویر ذہن میں اُبھرتی ہے جو صبر و قناعت، شجاعت واستقامت، خودداری اور استغناء کا پیکرِ جمیل ہے۔ اپنے قلمِ معجز رقم سے ان کے حالات لکھ کر جلد از جلد روانہ فرمائیں۔'' سات آٹھ صفحات پر مشتمل ان حالات میں مرحومہ کی نامساعد حالت میں صبر و استقلال' دین سے گہرا لگاؤ' قرآنِ حکیم سے شغف و عبادت اور اولاد کی تربیت پر بطورِ خاص روشنی ڈالی گئی ہو''۔

Marfat.com

۸/ اگست ۲۰۰۲ء کے خط میں رقمطراز ہیں :

"مرحومہ والدہ ماجدہ کا تذکرہ شاید آپ "تذکارِ صالحات" میں شامل کرنا مناسب نہیں سمجھتے، جیسے آپ کی مرضی۔ ان کی عظمتِ کردار تو بہرحال مسلّم ہے۔ اللہ تعالیٰ اعلیٰ علیّین میں جگہ عطا فرمائے"۔

۹/ جون ۲۰۰۳ء کے خط میں تحریر فرماتے ہیں :

"سیرۃِ طیبہ پر کتاب آخری مرحلے میں ہے، حتمی پروف ریڈنگ ہو رہی ہے، اُمید ہے اگست تک چھپ جائے گی"۔

اسی خط میں لکھتے ہیں :

"تذکارِ صالحات اور حسنِ گفتار پر ممکن ہو تو چند تعارفی سطور القاسم میں لکھ دیجئے گا"۔

۱۲/ اگست ۲۰۰۳ء کے خط میں تحریر فرماتے ہیں :

آثارِ صالحہ دیکھ کر دل نے کہا کہ کاش "تذکارِ صالحات" سے پہلے یہ کتاب شائع ہوگئی ہوتی تو صالحہ خاتون مرحومہ کا تذکرہ اس میں ضرور شامل کیا جاتا"۔

خلقِ خیرالخلائق :

۲/ جنوری ۲۰۰۴ء کے خط میں تحریر فرماتے ہیں :

"آج کل ایک کتاب مرتب کررہا ہوں "خُلق خیر الخلائق ﷺ" دُعا کریں اللہ تعالیٰ جلد تکمیل کی توفیق دے۔ نیز خُلق اور

خُـلُـق کے بارے میں اپنی تحقیق سے آگاہ فرمائیں، قرآنِ پاک میں تو ''خُـلُـق'' آیا ہے لیکن میری تحقیق کے مطابق عربی لغت میں ''خُـلْـق'' (ل ساکن ق ساکن) بھی صحیح ہے۔ ابن منظور کی لسان العرب میرے پاس نہیں ہے شاید آپ کے پاس ہو اسے دیکھ لیں''۔

۲۳؍جنوری ۲۰۰۱ء کے مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں :

''زندگی کے مہلت دی تو رسولِ اکرم ﷺ کے ''دس خدامِ خاص'' پر کتاب مرتب کرنے کا ارادہ ہے۔ دُعا کریں اللہ تعالیٰ تکمیل کی توفیق دے''۔

۲۰؍مارچ ۲۰۰۱ء کے خط میں لکھتے ہیں :

''کچھ دوسرے کاموں کے علاوہ میرا ارادہ حضرت عبداللہ بن مبارک پر بھی ایک جامع کتاب لکھنے کا ہے۔ ان پر آپ کی بھی ایک تصنیف ہے۔ اس کا ایک نسخہ بھیج سکیں تو شکر گزار ہوں گا''۔

۱۴؍اپریل کے خودنوشت مکتوب میں ہے :

''فی الحال میں نے ان (عبداللہ بن مبارک) پر کچھ لکھنے کا ارادہ ترک کر دیا ہے۔ سیر الصحابہؓ کی ترتیب وتدوین ہی سے بمشکل کوئی وقت نکال پاتا ہوں۔ الحمد للہ ''خلق خیر الخلائق'' مکمل ہوگئی ہے۔ ''یہ تیرے پُر اسرار بندے'' میں اضافہ کر کے اسے دو حصوں پر تقسیم کر کے شائع کرنے کا ارادہ ہے''۔

Marfat.com

ذوقِ اصلاح

۱۴؍اگست ۲۰۰۱ء کی تحریر میں اپنے ذوقِ اصلاح کا اس طرح اظہار فرماتے ہیں، حقانی صاحب کے نام تحریر فرماتے ہیں:

اصلاح نامہ :

''ایک تحفۂ گراں بہار'' کی کمپوزنگ میں کئی غلطیاں رہ گئی ہیں۔ پروف ریڈنگ میں بے احتیاطی سے پرچے کا وقار بھی مجروح ہوتا ہے اور مقالہ نگار کا بھی۔

مکتوبِ اوّل صفحہ:۵۹

غلط	صحیح	غلط	صحیح
سطر۱ : ہوئی	ہوا	سطر۲: اجزا	الجزاء
سطر۶: عمیق	عمقِ	سطر۷: انشاءاللہ	ان شاءاللہ
صفحہ۶۰ سطر۲: گذرا	گزرکر		

مکتوبِ دوم

صفحہ۶۰ سطر۴: بحرذخّار بحرزخّار (''ذ'' کے ساتھ بالکل غلط ہے)

۲۸؍مئی ۲۰۰۳ء کے خط میں تحریر فرماتے ہیں :

''افسوس کہ پروف ریڈروں کو معقول معاوضہ دینے کے باوجود ہر کتاب کے پہلے ایڈیشن میں کمپوزنگ کی غلطیاں رہ جاتی ہیں''۔

Marfat.com

اسی خط کے آخر میں تحریر فرماتے ہیں :

”القاسم کا تازہ شمارہ ابھی ابھی موصول ہوا ہے۔ اس میں مجھ فقیر گوشہ نشین کا خط شائع کر کے آپ اسے منظر عام پر لائے ہیں۔ حسنِ ظن کے لئے شکر گزار ہوں۔ خط کی سطر ۴ میں ”بھیڑ چال“ کی جگہ ”بھیرہ چال“ کمپوز ہو گیا ہے۔ اہل بھیرہ ناراض ہو جائیں گے“۔

۹ر جون ۲۰۰۳ء کے مکتوب میں لکھتے ہیں :

”تذکارِ صالحات اور حسنِ گفتار میں کمپوزنگ کی کچھ غلطیاں ہیں۔ حالانکہ پروف ریڈروں کو معقول معاوضہ دیا جاتا ہے۔ لیکن جب بڑے بڑے اشاعتی اداروں کی کتابوں میں غلطیوں کی بھرمار دیکھتا ہوں تو یہ سوچ کر صبر کر لیتا ہوں کہ ہر کتاب کے پہلے ایڈیشن کا غلطیوں سے پاک ہونا ممکن ہی نہیں“۔

تبصرۂ کتب کے اُصول :

۴ر جولائی ۲۰۰۳ء کے مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں :

”معاف فرمائیے ! آپ اپنے تبصروں میں کتاب کا دوسرا رُخ بھی دکھانے کی کوشش کیا کریں۔ کوئی کتاب تسامحات سے خالی نہیں ہوتی (کمپوزنگ‘ کتابت کے ہوں یا کسی دوسری نوعیت کے) آپ کے بیشتر تبصرے ”تقریظ“ کی صورت میں ہوتے ہیں۔ اس طرح مؤلف‘ مصنف کتاب کے تسامحات سے آگاہ نہیں ہوسکتا۔ یہ الگ بات ہے کہ بعض کتابیں صرف تعریف ہی کے قابل ہوتی ہیں“۔

Marfat.com

تبصرہ واشاعت میں احتیاط :

۲۸ر جولائی کے خط میں لکھتے ہیں :

"فلسفۂ سیرت" کے تسامحات کی جو فہرست میں نے بھیجی، ان کے علاوہ اور بہت سے تسامحات بھی کتاب میں موجود ہیں۔ اس لئے تصحیح کے لئے میری فہرست پر انحصار نہ کریں بلکہ خود بنظرِ تعمق مطالعہ فرما کر مناسب اصلاح فرمائیں، کسی مصنف یا مؤلف سے (خواہ اس کا پایۂ علمی کتنا ہی بلند ہو) مرعوب ہونے کی ضرورت نہیں۔

تبصرہ کرنا ہو یا اشاعت کی ذمہ داری اُٹھانا ہو، دونوں صورتوں میں بے حد احتیاط کی ضرورت ہے۔ القاسم اکیڈمی نے جو معیار قائم کیا ہے، اس کو ضرر نہیں پہنچنا چاہئے۔

تسامحات کی نشاندہی پر تشکر :

۲۰ر اگست کے والا نامہ میں تحریر فرماتے ہیں :

"صمیم قلب سے شکر گزار ہوں کہ آپ نے "تذکارِ صالحات" کو بنظرِ تعمق دیکھا اور افسوسناک تسامحات کی نشاندہی کی۔ جزاکم اللہ تعالٰی احسن الجزاء۔

ایک چھوڑ دو، دو پروف ریڈروں نے کمپوز شدہ کاپیوں کو طباعت سے پہلے دیکھا، ان کو معقول معاوضہ دیا گیا۔ اس کے باوجود ایسی غلطیوں کا رہ جانا بے حد افسوسناک ہے۔ میری بدنصیبی کہ کبرسنی اور دوسری مصروفیات مجھے (آخری مرتبہ) کسی کتاب کے پروف پڑھنے کی اجازت نہیں دیتی۔ (کہ یہ کام سخت دیدہ ریزی کا تقاضا کرتا ہے) حضرت ہاجرہؓ کی وفات کے ذکر میں واقعی تضاد ہے"۔

Marfat.com

تجربہ مشاہدہ :

۳ر نومبر ۲۰۰۰ء کے مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں :

"(بزم منور جلد ۵) فی الحقیقت کتاب میں بہت زیادہ تسامحات ہیں۔ان میں سے کچھ یہاں آپ کے علم میں لارہا ہوں۔صفحہ ۸۹ پر مولانا روم کا شعر یوں ہونا چاہئے تھا .... ؎

درمیان قعرِ دریا تختہ بندم کردہ ای
بازمی گوئی کہ دامن تر مکن ہشیار باش

صفحہ ۵۹،سطر ۹ : "ایسا روشن ہوجاتا" کے بعد جیسے : کانہ قطعة قمر کا اردو ترجمہ دینا چاہئے تھا۔

صفحہ ۵۹،سطر ۱۱ : "ربیع بنت معوذہ" کے بجائے "ربیعہ بنت معوذ" ہونا چاہئے۔معوّذ کے بعد ہ غلط ہے۔

صفحہ ۶۱،سطر ۱۰ : "کسی نے کہا" کی جگہ "کسی نے حبّ النبی حضرت اسامہ بن زیدؓ سے کہا" ہونا چاہئے تھا۔

کتاب میں عربی عبارات پر اعراب ڈالنے کا التزام نہیں کیا گیا۔درود شریف جگہ جگہ دو سطروں میں تقسیم کر کے کمپوز کیا گیا ہے،یہ طریقہ صحیح نہیں۔

اور بھی متعدد تسامحات ہیں، اعتراضات کرنا مقصود نہیں، صرف آپ کو آگاہ کر رہا ہوں۔میرا تجربہ اور مشاہدہ ہے کہ پہلے ایڈیشن میں تھوڑی بہت غلطیاں ضرور رہ جاتی ہیں"۔

Marfat.com

اصلاحِ تلفظ واملا :

۱۵ر جنوری ۲۰۰۱ء کے خط میں تحریر فرماتے ہیں :

’’اصلاحِ تلفظ واملا‘‘ آپ کومل گئی ہوگی۔ میں نے ناشر سے بھیجنے کے لئے کہہ دیا تھا۔ اس میں بھی کمپوزنگ کی کچھ غلطیاں رہ گئی ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کسی کتاب کے پہلے ایڈیشن کو ہر قسم کے تسامحات سے پاک کرنا اگر ناممکن نہیں تو محال ضرور ہے‘‘۔

انگریزی حروف کی تصحیح :

مورخہ ۱۴ر ستمبر ۱۹۹۵ء کے خط میں تحریر فرماتے ہیں :

’’آپ کے لیٹر پیڈ اور لفافوں پر ادارۃ العلم والتحقیق کی انگریزی غلط چھپی ہے۔ ادارۃ العلم کی بجائے اداۃ الایلام یا ایلم پڑھا جاتا ہے۔ والتحقیق کی بجائے وتحقیق پڑھا جاتا ہے۔ صحیح انگریزی یوں ہوگی۔ Idaratul ILM WalTahqeeq۔

انگریزی میں علم کو Elam ایلم یا ایلام یا عِلَ لکھنا فاحش غلطی ہے۔ ELAM کی جگہ ILM ہونا چاہیے۔ وتحقیق والی غلطی اتنی اہم نہیں ہے۔

۱۳ر اکتوبر ۲۰۰۵ء کے مکتوبِ گرامی میں اپنے انداز میں ذوقِ اصلاح کو یوں نکھارتے ہیں :

’’کئی دن سے ارادہ کر رہا تھا کہ اس کے (دفاع ابوحنیفہ) دوسرے پہلو کی طرف بھی آپ کی توجہ مبذول کراؤں‘ لیکن مصروفیات آڑے آتی ہیں۔ آج بڑی

Marfat.com

مشکل سے وقت نکال کر یہ سطور رقم کر رہا ہوں۔

اغلاط العام :

دفاع امام ابوحنیفہ کی کتابت انتہائی ناقص ہے۔ کتاب جتنی بلند پایہ ہے، کتابت کو اس سے کوئی نسبت نہیں۔ سخت بھدی اور اغلاط سے پُر کتابت ہے۔ پروف ریڈنگ پر کوئی توجہ نہیں دی گئی اور جگہ جگہ کتابت کی غلطیاں کھٹکتی ہیں۔ مثلاً صفحہ ۱۴۴ پر منبر کی جگہ ممبر، صفحہ ۱۵۴ پر نکتہ آفرینیوں کی جگہ نقطہ آینیوں، ص ۱۴۵ پر قراءت کی جگہ قرأت، ص ۱۵۶ پر فقیہ کی جگہ فقیہہ، ص ۱۵۷ پر استعفا کی جگہ استعفیٰ، ص ۱۵۷ پر تماشا کی جگہ تماشہ، ص ۱۶۲ پر کبھی کی جگہ کبھی بھی وغیرہ اس طرح کی بے شمار اغلاط کتاب میں موجود ہیں۔ (یہ الگ بات ہے کہ استعفیٰ، موقعہ، تماشہ جیسے الفاظ اغلاط العام کی حیثیت اختیار کر گئے ہیں)

حروف واعراب کی تصحیح :

۷/دسمبر ۲۰۰۵ء کے خط میں لکھتے ہیں :

"آپ کی ذاتی توجہ اس طرف مبذول کرا رہا ہوں کہ (آفتابِ نبوت صلی اللہ علیہ وسلم کی ضیاء پاشیاں) کے صفحہ ۱۰۱ پر آپ نے "خوردونوش" کی جو ترکیب استعمال کی ہے، یہ صحیح نہیں، اس میں "و" زائد ہے، صحیح ترکیب خوردنوش ہے"۔

۹/مارچ ۲۰۰۷ء کے خط میں لکھتے ہیں :

"القاسم صفحہ ۸ پر "معبودانِ باطل کا پسِ منظر" کی سرخی پر نظر پڑی، پس کے "س" کے نیچے زیر کمپوزنگ کی غلطی ہے، صحیح ترکیب "پس منظر" ہے۔ منظرِ پس کو

Marfat.com

اضافتِ مقلوب کے ذریعے اہلِ زبان نے "پس منظر" بنالیا ہے"۔

آنکھیں پُرنم ہوگئیں :

صفحہ ۳۳ پر عزیز القدر حافظ محمد قاسم کا مضمون "کمالِ عشق رسول کی مثال" پڑھتے ہوئے آنکھیں نم ہوگئیں۔ سطر ا میں "گذرے" کے بجائے "گزرے" ہونا چاہئے۔ گزرا، گزشتہ، گزران، گزارہ وغیرہ جیسے تمام الفاظ "ز" کے ساتھ صحیح ہیں "ذ" کے ساتھ درست نہیں۔

اشاعت سے پہلے کے مراحل :

کتاب کی اشاعت سے پہلے اس کی کتابت، پروف ریڈنگ وغیرہ بہت کٹھن اور مشکل مراحل ہوتے ہیں۔ اس سے کتاب نکل جائے، تب کبھی شائع ہونے کی قابل ہوتی ہے۔ علامہ موصوف نے اپنے مکتوبات میں جا بجا یہی شکایت کی ہے۔ چنانچہ ۱۵ر دسمبر ۱۹۹۴ء کے خط میں یوں لکھتے ہیں :

> "چھوٹے موٹے تسامحات تو ہر کتاب میں رہ جاتے ہیں، اور دوبارہ سہ بارہ پروف ریڈنگ کے بعد کہیں تیسرے یا چوتھے ایڈیشن میں کوئی کتاب اغلاط سے پاک ہوتی ہے۔ مجھے اپنی کتابوں میں اغلاط کا بڑا تلخ تجربہ ہے۔ پروف ریڈروں کو معقول معاوضہ دینے کے باوجود کتابوں میں بہت سی غلطیاں رہ جاتی ہیں۔ مؤلف کے پاس اتنا وقت کہاں ہوتا ہے کہ وہ پروف ریڈنگ باریک بینی سے کرسکے"۔

حضرت علامہ ایک بہترین نقاد اور مبصر تھے۔ ان کے سیال قلم سے دسیوں نہیں بلکہ سینکڑوں کتب پر نقد و تبصرہ مختلف رسائل و جرائد میں شائع ہوتا رہا۔ خود مولانا

Marfat.com

حقانی اپنی ہر تازہ کتاب آپ کو تبصرہ وتعارف کے لئے بھیجتے اور حضرت علامہ صاحب مرحوم دل کھول کر نقد وتبصرہ فرماتے۔ وفات سے چند دن پہلے بھی مولانا حقانی کی کتاب پر تبصرہ فرمایا تھا۔ تبصرہ کے بعد مولانا حقانی کے نام مکتوب بھی تحریر فرماتے۔ جس میں کتابتی اغلاط کی اصلاح بھی فرماتے جو حضرت کے ذوقِ علم ومطالعہ اور ذوقِ اصلاح ونقد پر شاہدِ عدل ہے۔

خطباتِ حقانی :

۱۳ر نومبر ۱۹۹۲ء کے مرسلہ مکتوب میں حضرت حقانی صاحب کے نام تحریر فرماتے ہیں :

'خطباتِ حقانی کے بارے میں چند معروضات۔ اس کا دوسرا ایڈیشن چھاپنے سے پہلے اس کی دوبارہ پروف ریڈنگ بنظرِ عمیق ضرور کرالیجئے۔ جہاں اضافت چاہئے، وہاں اضافت اور جہاں شد مد وغیرہ کی ضرورت ہو، وہاں شد مد ضرور ڈلوائیں۔ مثلاً سرورِ کائناتؐ، عمر فاروق، محرّم وغیرہ بعض جگہ اعراب غلط لگے ہیں' انہیں درست کرائیں۔ مثلاً تصدَّ ق کتابت ہوا ہے حالانکہ صحیح لفظ ''تصدُّ ق'' ہے ('' دٗ'' مضموم ہے مفتوح نہیں)

صفحہ ۲۴۹ پر خیشمہ کو خشیمہ کتابت کیا گیا ہے۔ (خ ی ش م ہ ہونا چاہئے) وغیرہ وغیرہ۔

مورخہ ۲۱ر نومبر ۱۹۹۲ء کے مکتوب میں مولانا حقانی صاحب کے نام تحریر فرماتے ہیں :

''خطباتِ حقانی'' کے صفحہ ۲۴۹ پر ایک شعر غلط چھپا ہے، صحیح شعر یوں

Marfat.com

ہے.......

گلے پر خنجرِ قاتل سرِ تسلیم سجدے میں
یہ ارمان دیکھنا ہے کب دلِ بسمل سے نکلے گا

(یہ غلط ہے) ارمان کے بجائے ارماں ہونا چاہئے اور بسمل کے بعد ''کا'' ہونا چاہئے۔

اسی خط میں دوسری جگہ تحریر فرماتے ہیں :

''دفاع ابوہریرہ کا ابھی بالاستیعاب مطالعہ نہیں کیا' لیکن ایک سرسری نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس میں کتابت کی بے شمار غلطیاں ہیں۔ صحابۂ کرامؓ کا ذکر بھی بے احتیاطی سے کیا گیا ہے''۔

غلط العوام :

۳۰ رجولائی ۱۹۹۴ء کے خط میں مولانا حقانی کی شہرۂ آفاق کتاب توضیح السنن شرح آثار السنن للنیموی پر تبصرہ کے بعد لکھتے ہیں :

''چھوٹے موٹے تسامحات تو یہ ہر علمی اور تحقیقی کتاب میں رہ جاتے ہیں۔ ان سے نہ مصنف کی عظمت پر کوئی حرف آتا ہے اور نہ شارح کی عظمت پر ایک آدھ جگہ ''معرکۃ الآرا'' کی ترکیب نظر آئی۔ احقر آپ سے درخواست کرتا ہے کہ ہمیشہ معرکۂ آراء لکھا کیجئے' معرکۃ الآرا (غلط العام نہیں بلکہ) غلط العوام ہے''۔

''نے'' اور ''سے'' کا بے محل استعمال :

صفحہ ۵۲۵ پر حدیث کے ترجمہ کا آغاز اس طرح کیا گیا ہے :

Marfat.com

''عبداللہ بن سوید انصاری نے اپنی پھوپھی ابوحمید ساعدی کی بیوی اُم حمید سے بیان کیا''۔ ''نے'' اور ''سے'' کے بے محل استعمال سے گنجلک پیدا ہوگئی۔ ترجمہ یوں ہونا چاہئے۔ عبداللہ بن سوید انصاری سے ان کی پھوپھی، ابوحمید ساعدیؓ کی بیوی اُم حمید نے بیان کیا۔ یا عبداللہ سے روایت ہے یا عبداللہ ...... کہتے ہیں کہ ان سے ابوحمید ساعدیؓ کی بیوی اُم حمید نے بیان کیا''۔

۲۷ راگست ۱۹۹۴ء کے والہ نامہ میں ''امام ابوحنیفہ کے حیرت انگیز واقعات'' جو مولانا حقانی کی مایہ ناز تالیف ہے (جس کے اردو میں سولہ (۱۶) فارسی میں چار (۴) اور پشتو میں چھ (۶) ایڈیشن نکل چکے ہیں) کے متعلق تحریر فرماتے ہیں :

''امام ابوحنیفہ کے حیرت انگیز واقعات'' کے صفحہ ۱۲۹ سطر ۱ پر غیض و غضب پڑھ کر حیرت ہوئی' غیظ و غضب ہونا چاہئے۔ غیظ تو قرآنی لفظ ہے''۔

مفید مشورے :

۴ رستمبر ۱۹۹۴ء کے خط سے اقتباس :

''توضیح السنن آج کل زیر مطالعہ ہے۔ اس سلسلے میں کچھ مزید گزارشات :

۱) کتاب میں کتابت اور املا کی بہت سی غلطیاں دیکھنے میں آئیں۔ مثلاً صفحہ ۱۸ پر اذان کی آذان، صفحہ گتھیاں کی جگہ گھتیاں، صفحہ ۶۵ پر ہدیہ کی جگہ مدیہ وغیرہ وغیرہ۔

۲) بعض جگہ آپ نے ''نہ ہی'' لکھا ہے۔ نہ کے معاً بعد ہی کا استعمال تحریر کے

Marfat.com

معائب میں شمار ہوتا ہے۔اس سے احتراز فرمائیں۔

۳) صفحہ ۴۹۶ پر حدیث ۲۷۴ کا ترجمہ نظر ثانی کا محتاج ہے۔

۴) ایک کمی یہ محسوس ہوئی کہ اسماء اماکن اور عربی کے مشکل الفاظ پر اعراب نہیں لگائے گئے۔اس تجدد زدگی کے دور میں اکثر دیکھا گیا ہے کہ جہالت نے علم کا لبادہ اوڑھ رکھا ہے۔

۵) شرح میں بڑے عالمانہ بھاری بھرکم الفاظ استعمال ہوئے ہیں' اگر آخر میں فرہنگ بھی لگا دیا جاتا،تو کم لکھے پڑھے لوگوں کے لئے یہ کتاب نعمتِ غیر مترقبہ ثابت ہوتی۔

دیانت اور خیر خواہی کا تقاضا :

مورخہ ۱۵رستمبر ۱۹۹۴ء کے مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں :

"توضیح السنن پر جو تبصرہ لکھا ہے، اس کی ایک نقل ارسالِ خدمت ہے۔آخری پیروں میں کمزور پہلوؤں کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ میرے نزدیک دیانت اور خیر خواہی کا یہی تقاضا ہے۔میری کسی تالیف کی کمزوریوں کی کوئی صاحب نشاندہی کریں تو مجھے بے حد مسرت ہوتی ہے اور میں تبصرہ نگار کا شکر گزار ہوتا ہوں۔اس طرح اگلے ایڈیشن کو اغلاط سے پاک کرنے میں بڑی مدد ملتی ہے"۔

....

Marfat.com

علم پروری، اصاغر نوازی اور تشجیعات

حضرت علامہ طالب ہاشمی کو مولانا عبدالقیوم حقانی سے محبت اور بہت قریبی تعلقِ خاطر تھا۔ قدم قدم پر خصوصی عنایات سے نوازتے۔ علمی، تحریری، ادبی مکاتیب سے سرفراز فرماتے۔ علم پروری، اصاغر نوازی، حوصلہ افزائیاں، تشجیعات و تحسینات میں جس فیاضی سے کام لیتے یہ ان ہی کا خصوصی امتیاز تھا۔ ذیل میں علامہ کے مکاتیب سے بطورِ نمونہ چند ایسے اقتباسات پیشِ خدمت ہیں کہ قارئین کو بھی ذوقِ مطالعہ اور شوقِ علم کی انگیخت ہو جائے۔

اصاغر نوازی :

۹ر مارچ ۲۰۰۱ء کے مکتوب میں لکھتے ہیں :

''ماہنامہ 'القاسم' کا مفتی کفایت اللہ نمبر موصول ہوا۔ دیکھ کر طبیعت خوش ہوگئی۔ مولانا مفتی کفایت اللہ صاحب بلاشبہ نابغۂ عصر تھے۔ آپ نے ان پر اتنا شاندار نمبر نکال کر عظیم کارنامہ سرانجام دیا۔ جزاکم اللہ تعالٰی احسن الجزاء''۔

اسی خط میں دوسرے مقام پر لکھتے ہیں :

''سیرتِ نبوی ﷺ کی کمپوزنگ شروع ہوگئی ہے۔ شاید اس سال کے آخر تک منظرِ عام پر آجائے۔ زندہ رہا تو سب سے پہلے آپ کی

Marfat.com

خدمت میں ارسال ہوگی"۔جزاکم اللہ تعالٰی احسن الجزاء۔

تحفہ گراں بہا :

۹رجون ۲۰۰۱ء کے مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں :

"تحفۂ گراں بہا (سوانح حضرت مولانا عبدالحق) موصول ہوا۔اس کرم فرمائی کے لئے تہہ دل سے شکرگزار ہوں' جزاکم اللہ تعالٰی احسن الجزاء۔اپنے اُستادِ گرامی پر آپ نے بیش بہا کام کیا ہے اور یوں شاگردی کا حق ادا کردیا ہے۔اس کتاب کی گیٹ اپ اور کمپوزنگ کو دیکھ کر آنکھیں روشن ہوگئیں۔اس دورافتادہ مقام سے صدری و معنوی خوبیوں سے لبریز ایسی کتابیں دیکھ کر بے اختیار آپ کے لئے تحسین و آفرین کے کلمات زبان پر آجاتے ہیں۔گزشتہ چند سالوں میں آپ کی "فتوحات" کو دیکھ کر دلی مسرت ہوتی ہے اور آپ کے لئے عمقِ قلب سے دعائیں نکلتی ہیں"۔

اصاغر سے طلبِ مشورہ :

اس خط میں دوسرے مقام پر لکھتے ہیں :

"(سیرتِ نبوی ﷺ کے لئے) کئی نام (رحمتِ دارین' سیرۃ ختم المرسلین' سیرۃ صاحب کوثرؐ' نورالہدیٰ وغیرہ) زیر غور ہیں۔کوئی موزوں نام آپ تجویز کرسکیں' تو باعث ممنونیت ہوگا"۔

اصاغر نوازی :

اسی خط میں مولانا حقانی کو مخاطب کرکے لکھتے ہیں :

Marfat.com

''سیرۃ نبویؐ پر کتاب شائع ہوتے ہی بشرطِ زندگی سب سے پہلے آپ کی خدمت میں ارسال ہوگی''۔

۲۳رجنوری ۲۰۰۰ء کے مکتوب میں رقمطراز ہیں :

''ماشاءاللہ ''القاسم'' اب اوّل درجہ کے علمی اور دینی پرچوں کے صف میں آ گیا ہے''۔

۱۴رفروری ۲۰۰۰ء کے خط میں تحریر فرماتے ہیں :

''جوابی لفافہ بھیجنے کی قطعاً کوئی ضرورت نہیں تھی، آئندہ یہ زحمت نہ فرمایا کریں''۔

ہدیہ گراں بہا :

۱۱رجولائی ۲۰۰۰ء کے مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں :

''حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی پر القاسم کی اشاعتِ خاص موصول ہوئی۔ اس ہدیۂ گراں بہا پر صمیمِ قلب سے سپاس گزار ہوں۔

جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

اس کو دیکھ کر آنکھیں روشن ہوگئیں۔ ملک کے دورافتادہ گوشے میں بیٹھ کر آپ جو علمی اور دینی کارنامے سرانجام دے رہے ہیں، وہ لائقِ تحسین اور باعثِ اجروثواب ہیں۔ جامعہ ابوہریرہ کی شائع کردہ کتب صاف ستھری کمپیوٹرائزڈ طباعت دیکھ کر آپ پر رشک آتا ہے۔ دُعا ہے اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے حفظ وامان میں رکھے اور بیش از بیش علمی اور

Marfat.com

دینی کارنامے سرانجام دینے کی توفیق دے"۔

حوصلہ افزائی کا ایک خاص انداز :

۸؍اگست ۲۰۰۲ء کے مرسلہ خط میں تحریر فرماتے ہیں :

"سوانح مفتی محمود کے دو نسخے موصول ہوئے۔ کتابت' طباعت' جلد بندی اور کاغذ سب چیزیں نہایت عمدہ ہیں۔ ماشاء اللہ' اپنی مطبوعات کو اتنے خوبصورت انداز میں شائع کرنے میں آپ بڑے بڑے اشاعتی اداروں کو پیچھے چھوڑ گئے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا خاص انعام ہے"۔

۲؍دسمبر ۲۰۰۲ء کے خط میں لکھتے ہیں :

"ماشاء اللہ تصنیف وتالیف کے میدان میں آپ ہم بوڑھوں سے بازی لے گئے ہیں۔ اللھم زدفزد۔ کمپوزنگ اور پرنٹنگ کا معیار بھی بہت عمدہ ہے"۔

حفظانِ صحت' قلتِ اسفار' اور مرکز کے استحکام پر توجہ کی ترغیب :

۸؍مئی ۲۰۰۳ء کے مکتوب میں رقمطراز ہیں :

"آپ جو عظیم الشان دینی خدمات انجام دے رہے ہیں اور رفاہِ عامہ کے جو کام کر رہے ہیں، ان کی توفیق اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے خاص فضل وکرم سے عطا کی ہے...... ع ہر کسے رابہرِ کارے ساختند

تاہم میرا مشورہ یہ ہے کہ صحتِ بدنی اللہ تعالیٰ کا انعام بھی ہے اور اس کی

Marfat.com

امانت بھی۔ اپنے آپ پر اتنا بوجھ نہیں ڈالنا چاہئے کہ اس امانت سے تغافل تک نوبت پہنچ جائے۔ حتی الوسع سفر سے بچئے، لوگ اپنے مدارس کی شہرت کے لئے علماء کو بلواتے اور ان سے تقریریں کرواتے ہیں۔ کسی خاص جلسے میں جانا ناگزیر ہو تو جائیں ورنہ معذرت کر دیں۔ لوگوں کو اپنی بے پناہ مصروفیات اور اپنے تصنیفی مشاغل کے بارے میں بتا دیں۔ مقصد تو اللہ کو راضی کرنا ہے، لوگوں کو خوش کرنا نہیں۔ اپنے مرکز میں رہ کر آپ جو کام کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے لئے وہ بہت کافی ہیں۔ ان اُمور کی انجام دہی میں بھی آپ اپنے بچوں اور قابلِ اعتماد احباب و رفقاء، نیز ذہین شاگردوں سے مدد لیں، گزشتہ چند سال کے اندر اندر آپ نے جو دینی اور رفاہی ادارے قائم کر دیئے ہیں، وہ قابلِ رشک بھی ہیں اور لائقِ صد ستائش بھی۔ اب اپنی مصروفیات کو اتنا محدود کریں کہ صحت بھی برقرار رہے اور ذکرِ الٰہی کے لئے بھی معقول وقت مل جائے۔ سکونِ قلب ذکرِ الٰہی ہی سے حاصل ہو سکتا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے۔ یہ شغلِ مبارک آپ کو جھنجھلاہٹ، غصہ، ڈپریشن اور کبیدہ خاطری سے بھی بچائے گا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔

دُعا ہے اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے حفظ و امان میں رکھے۔ آپ کا حامی و ناصر ہو اور آپ کو بیش از بیش دین کی اور مخلوقِ خدا کی خدمت کی توفیق دے۔ نیز زیرِ تدوین کتابوں کی تکمیل کی ہمت عطا فرمائے''۔

والدہ کی دُعائیں :

۴ر جولائی ۲۰۰۳ء کے خط میں لکھتے ہیں :

Marfat.com

''واللہ ! آپ کی فتوحات کا ذکر پڑھ کر دلی مسرت ہوتی ہے۔
میرا خیال ہے' یہ سب آپ کی قابلِ صد احترام والدہ مرحومہ کی
دُعاؤں کا نتیجہ ہے''۔

ادائیگیٔ فرض کا اہتمام :

۲۸ر جولائی کے مکتوب میں رقمطراز ہیں :

''آپ کی علمی' رفاہی اور دینی خدمات کا اعتراف کرنا میرا فرض ہے۔ میری کوئی ذاتی غرض اس سے ہرگز وابستہ نہیں''۔

سب سے پہلے :

۳ر جنوری ۲۰۰۰ء کے مکتوب ہیں لکھتے میں ہے :

''الحمد للہ کہ سیرتِ طیبہ ''رحمتِ دارین صلی اللہ علیہ وسلم'' آپ کو مل گئی اور آپ نے اسے پسند کیا۔ میں نے فون پر ناشر سے کہا تھا کہ کتاب چھپتے ہی آپ کو فوراً بھیج دے' کیونکہ میرا حقانی صاحب سے وعدہ ہے کہ کتاب چھپتے ہی سب سے پہلے انہیں بھجواؤں گا''۔

اسی خط میں دوسرے مقام پر یوں رقمطراز ہیں :

''میری ایک اور کتاب ''اصلاحِ تلفّظ واملا'' بھی چھپ گئی ہے۔
ناشر سے کہہ رہا ہوں وہ بھی آپ کو بھیج دے''۔

سید سلیمان ندویؒ نمبر بڑے معرکے کی چیز ہے :

۲۳ر جنوری ۲۰۰۰ء کے خط میں لکھتے ہیں :

Marfat.com

"القاسم" کا "سید سلیمان ندوی نمبر" آپ کا نوازش نامہ اور القاسم کا فروری کا شمارہ تینوں چیزیں مل گئیں۔اس کرم فرمائی کے لئے صمیمِ قلب سے شکر گزار ہوں۔اشاعتِ خاص بڑے معرکے کی چیز ہے۔آپ نے موضوع کا حق ادا کر دیا"۔

ابنِ مبارکؒ کی سیرت کا حق ادا کر دیا :

۱۴/ اپریل ۲۰۰۰ء کے مکتوب میں رقمطراز ہیں :

"آج حضرت امام عبداللہ بن مبارک کی ایک جلد رجسٹرڈ پارسل کے ذریعے موصول ہوئی۔اس کرم فرمائی کے لئے صمیمِ قلب سے شکر گزار ہوں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

کتاب پر ایک سرسری نظر ڈالی۔ ماشاء اللہ یہ تو بڑی جامع کتاب نکلی۔میرا خیال تھا، مختصر حالات پر مشتمل چھوٹی سی کتاب ہوگی لیکن آپ نے تو ابن مبارک کی سیرت کا حق ادا کر دیا"۔

"القاسم" صفِ اوّل میں :

۸/ جولائی ۲۰۰۰ء کے مکتوب میں یوں تحریر فرماتے ہیں :

"ماشاء اللہ القاسم اکیڈمی روز بروز ترقی کی منزلیں طے کر رہی ہے۔فہرستِ کتب میں کافی کتابوں کا اضافہ ہو گیا ہے۔دُعا ہے اللہ جل شانہٗ اس کو دن دونی رات چوگنی ترقی نصیب فرمائے۔

"القاسم" بھی بلامبالغہ معیاری (دینی) پرچوں کے صفِ اوّل میں

Marfat.com

آ گیا ہے"۔

۲۷؍جولائی ۲۰۰۰ء کے خط میں لکھتے ہیں :

"شرح شمائل ترمذی جلد دوم کی تکمیل اور اشاعت پر دلی مبارکباد قبول فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ اجر عظیم سے نوازے"۔

۵؍اگست کے خط میں لکھتے ہیں :

"القاسم" کا معیار بہتر سے بہتر ہوتا جا رہا ہے"۔

علامہ موصوف اپنی ذات اُچھالنے' چمکانے سے بیگانہ تھے۔ آپ نے اپنے قلم سے بے تعصبی' فراخدلی اور رواداری کا سبق دیا۔ ذاتی طنز و تعریض، غلو و مبالغہ سے اپنا قلم کبھی آلودہ نہ ہونے دیا۔ علامہ طالب ہاشمی کی صورت میں موقع پرستی، ضمیر فروشی کے سمندر کے طلاطم خیز تھپیڑوں کے درمیان دیانت و پیروئی ضمیر کا ایک ستون چٹان کی طرح مستحکم کھڑا تھا"۔

"القاسم" اور مولانا حقانی کے ساتھ جس درجہ کا تعلق' اخلاص و محبت مرحوم کو تھی' آج کے دور میں اس کی مثالیں بھی بہت کم ملیں گی"۔

ماہنامہ 'الحق' صفِ اوّل کا پرچہ ہے :

ماہنامہ الحق میں مولانا عبدالقیوم حقانی نے سولہ سال کام کیا، ایک دو سال کے بعد مدیر الحق مولانا سمیع الحق نے پرچے کی تمام ذمہ داریاں انہیں سونپ دی، مولانا حقانی نے بھی ان کے حسنِ ظن اور حسنِ اعتماد کو آخر وقت تک برقرار رکھا۔

چنانچہ ۱۶؍جولائی ۱۹۹۴ء کے خط میں مولانا حقانی کے نام تحریر فرماتے ہیں :

Marfat.com

''آپ کے حسین ذوق، حسنِ نظر اور محنت کی بدولت ماہنامہ
''الحق'' وقیع سے وقیع ہوتا جارہا ہے۔ ملک کے دینی پرچوں میں
اس کو بہت بلند بلکہ منفرد مقام حاصل ہوگیا ہے''۔

۳۰ رجولائی ۱۹۹۴ء کے اپنے مکتوب میں رقمطراز ہیں:

''میری حقیر رائے کیا، آپ یقین جانئے، بڑے بڑے اہلِ علم کے نزدیک ماہنامہ ''الحق'' نے بہت بلند مقام حاصل کرلیا ہے اور اسے بلا تامّل برّکوچک کے علمی رسائل میں صفِ اوّل کا پرچہ شمار کرتے ہیں۔ یہ کہنا مبالغہ سے بالکل خالی ہے کہ ''الحق'' کو یہ مقام آپ کی محنتِ شاقہ اور آپ کے حسنِ ذوق کی بدولت حاصل ہوا ہے''۔

بحرِ علم کے کامیاب شناور:

اسی مکتوب میں دوسری جگہ لکھتے ہیں:

''توضیح السنن اور نقوشِ حقانی بھی مل گئیں، ماشاء اللہ آپ بحرِ علم کے
کامیاب شناور بھی ہیں اور میدانِ تحقیق کے یکہ وممتاز شہسوار بھی۔
اللھم زد فزد''۔

توضیح السنن قابلِ صد تحسین:

اس تفصیلی مکتوب میں دوسری جگہ تحریر فرماتے ہیں:

''توضیح السنن سے آپ کی تحیر خیز عرق ریزی اور بے مثال حسنِ تحریر کا نقش دل پر ثبت ہوگیا۔ بے اختیار عمقِ قلب سے آپ کے لئے دعائیں نکلیں۔ اس میں

Marfat.com

اختلافی مسائل بھی بیان ہوئے ہیں، لیکن آپ اُن کو جس حسن و خوبی، متانت اور عالمانہ تحقیقی شان سے ضبطِ تحریر میں لائے ہیں، وہ قابلِ صد تحسین ہے۔

احباب کی ترقی وکمال پر اظہارِ مسرت :

۶ر فروری ۱۹۹۹ء کے خط میں لکھتے ہیں :

''اُمید ہے جناب محمد موسیٰ بھٹو صاحب کا گلدستہ آپ کو مل گیا ہوگا۔ مجھے خوشی ہوئی کہ انہوں نے آپ کا اسمِ گرامی بھی اس کتاب میں شامل کرلیا ہے''۔

۲۱ر نومبر ۱۹۹۲ء کے مکتوب میں یوں رقمطراز ہیں :

''آپ جیسے صالح نوجوان علماءِ حق کی مخلصانہ دُعائیں میرا حوصلہ بڑھادیتی ہیں اور اللہ تعالیٰ مجھے دین کا مزید کام کرنے کی توفیق عطا فرمادیتا ہے''۔

..................☆☆☆..................

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرستِ مطبوعات

القاسم اکیڈمی

جمادی الاوّل ۱۴۳۱ھ | مئی 2010ء

زیرِ سرپرستی!

مولانا عبدالقیوم حقانی

القاسم اکیڈمی، جامعہ ابوہریرہ

برانچ پوسٹ آفس خالق آباد ضلع نوشہرہ سرحد پاکستان

فون نمبر 0923-201857

موبائل: 0346-4010613

Marfat.com

اجمالی فہرستِ کتب القاسم اکیڈمی جامعہ ابوہریرہ

نمبر شمار	نام کتاب	قیمت
	(ا)	
۱	امام اعظم ابوحنیفہ کے حیرت انگیز واقعات	200
۲	امام لاہوریؒ کے رسائل	300
۳	الادب الجاری فی ابیات صحیح البخاری	160
۴	المصنّفات فی الحدیث	360
۵	اسلامی آدابِ زندگی	450
۶	اربابِ علم وکمال اور پیشۂ رزقِ حلال	160
۷	اسلام میں داڑھی کا مقام	70
۸	اماں جی مرحومہ مغفورہ	120
۹	ابوحنیفہ ہند مولانا مفتی کفایت اللہ نمبر	250
۱۰	امام اعظم کا نظریۂ انقلاب وسیاست	45
۱۱	اسلامی سیاست اور اس کے انقلابی خدوخال	120
۱۲	اسلامی انقلاب اور اس کا فکری لائحہ عمل	125
۱۳	أسفارِ حج وعمرہ اور تاریخ حرمین شریفین	زیرِطبع
۱۵	انمول موتی	50
۱۶	اقوالِ سلف	260
۱۷	الانصاف فی حدود الاختلاف	60
۱۸	اکابر کی شامِ زندگی	45
۱۹	اکابر کا زُہد اور شانِ استغناء	140
۲۰	اسیرِ مالٹا مولانا عزیر گل	30
۲۱	أمہات المومنین	120
۲۲	ابن تیمیہ اور اُن کے ہم عصر علماء	90
۲۳	انمول تحفہ	12

Marfat.com

نمبر شمار	نام کتاب	قیمت
۲۴	اکابر کی زاہدانہ زندگی	120
۲۵	اسلام میں اجتہاد اور مذہب غیر پر فتویٰ اور عمل کی شرعی حیثیت	120
۲۶	اوراد و وظائف	60
۲۷	امام اعظم کے حیرت انگیز واقعات (پشتو)	160
	(آ)	
۲۸	آفتابِ نبوت ﷺ کی ضیا پاشیاں	160
۲۹	آثارِ صالحہ	160
۳۰	آداب المتعلمین (پشتو)	60
	(ب)	
۳۱	بنیاد کا پتھر	زیرِ طبع
۳۲	برگِ سبز	50
۳۳	بزمِ منور (۱۰ جلد)	2500
۳۴	باادب بانصیب	30
	(ت)	
۳۵	توضیح السنن شرح آثار السنن للامام النیموی (دو جلد مکمل)	900
۳۶	تحریک ختم نبوت میں اکابر کا مجاہدانہ کردار	75
۳۷	تزکیۂ نفس مع اصلاحِ حال	360
۳۸	تذکرة المصنفین المعروف به تراجم العلماء	360
۳۹	تذکرۂ امیر شریعت	250
۴۰	تذکرہ و سوانح شیخ الحدیث مولانا حافظ محمد حسن جان شہیدؒ	350
۴۱	تحفۂ فکر و عمل	60
۴۲	تذکرۂ والدہ یعنی گلدستۂ زیتون	30
	(ج)	
۴۳	جمالِ محمد ﷺ کا دلربا منظر	160

Marfat.com

نمبر شمار	نام کتاب	قیمت
۴۴	جمالِ یوسف (تذکرہ وسوانح مولانا محمد یوسف بنوری)	200
۴۵	جمالِ انور (تذکرہ وسوانح علامہ انور شاہ کشمیری)	180
۴۶	جمالِ مصطفیٰ ﷺ	120
۴۷	جامعہ دارالعلوم حقانیہ میں ایک یادگار روح پرور اجتماع	60
	(ح)	
۴۸	حقائق السنن شرح جامع السنن للترمذی (جلد اوّل)	450
۴۹	حقانی وظائف	45
۵۰	حسین احمد مدنیؒ	200
	(خ)	
۵۱	خصائلِ نبوی ﷺ کا دلآویز منظر	160
۵۲	خطباتِ حقانی	180
۵۳	خلافتِ راشدہ کا تیس سالہ دور	20
۵۴	خواتینِ اسلام کے حیرت انگیز واقعات	75
	(د)	
۵۵	درسِ علم وعرفان	75
۵۶	دنیا کی حقیقت	160
۵۷	دفاع امام ابوحنیفہ	220
۵۸	دَ قرآن عجائب (پشتو)	160
۵۹	دفاع امام ابوحنیفہ (پشتو)	120
۶۰	دَ ژوندآداب (پشتو)	30
۶۱	دَ علماءِ احناف حیرت انگیز واقعات	120
۶۲	دَ قرآن عجائب (پشتو)	160
	(ر)	
۶۳	روئے زیبا ﷺ کی تابانیاں	160

Marfat.com

نمبر شمار	نام کتاب	قیمت
۶۴	راہِ حق	50
۶۵	روحانی سوغات (پشتو)	30
	(ز)	
۶۶	زُبدۃ القرآن	زیر طبع
۶۷	زندگی سیاسی وانقلابی امام اعظم ابوحنیفہ (فارسی)	50
۶۸	زاد الفقیر اردو شرح نحو میر	220
	(س)	
۶۹	سوانحِ قائدِ ملت حضرت مولانا مفتی محمود	200
۷۰	سوانحِ مجاہدِ ملت حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی	160
۷۱	ساعتے با اولیاء	160
۷۲	سوانح شیخ الحدیث مولانا عبدالحق	160
۷۳	سُراغِ زندگی	120
۷۴	سوانح شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی	180
۷۵	سوانح حضرت درخواستی	زیر طبع
۷۶	سوانح مولانا محمد احمدؒ	160
۷۷	سودی نظام کا تحفظ اور وکالت کیوں؟	15
۷۸	سوانح حیات امامِ پاکستان سید احمد شاہ بخاریؒ	225
	(ش)	
۷۹	شرح شمائل ترمذی (تین جلد مکمل)	1000
۸۰	شمائلِ نبوی ﷺ کا ایمان افروز مرقّع	160
۸۱	شیخ الحدیث مولانا عبدالحق نمبر	750
۸۲	شاہِ کونین ﷺ کی شہزادیاں	250
	(ص)	
۸۳	صحبتے با اہل حق	225

Marfat.com

نمبر شمار	نام کتاب	قیمت
۸۴	صلیبی دہشت گردی اور عالم اسلام	400
	(ع)	
۸۵	عجائب القرآن	زیرِ طبع
۸۶	عشقِ رسول ﷺ کے ایمان افروز واقعات	120
۸۷	علماءِ احناف کے حیرت انگیز واقعات	160
۸۸	عبداللہ بن مبارک کے حیرت انگیز واقعات	75
۸۹	عکسِ جمیل	90
۹۰	علماءِ دیوبند کی علمی اور مطالعاتی زندگی	240
۹۱	عالمانہ اور مجاہدانہ تقریریں	45
۹۲	علامہ سید سلیمان ندوی نمبر	300
۹۳	عظیم فتنہ	30
	(ف)	
۹۴	فلسفۂ سیرت خاتم الانبیاء	225
۹۵	فقہی جواہر	45
۹۶	فضائل ومسائلِ جمعہ (مجلد)	120
	// // // // (غیر مجلد)	60
۹۷	فتنۂ انکارِ حدیث	50
۹۸	فانی زندگی کے چند ایام	125
	(ق)	
۹۹	قدرِ زر	75
۱۰۰	قرآنی اعداد وشمار	25
۱۰۱	قصیدہ بردہ شریف (منظوم اردو)	40
	(ک)	
۱۰۲	کتابت اور تدوینِ حدیث	45

Marfat.com

نمبر شمار	نام کتاب	قیمت
۱۰۳	کشکولِ معرفت (مکمل)	300
	(گ)	
	گنجینۂ علم وعرفان	250
	گلدستۂ علم وادب	25
	(م)	
۱۰۴	ماہتاب نبوت ﷺ کی ضو افشانیاں	160
۱۰۵	محبوبِ خدا ﷺ کی دلربا ادائیں	160
۱۰۶	محبوبِ خدا ﷺ کی عبادت واعتدال	160
۱۰۷	مروياتِ عائشہؓ و معاویہؓ	120
۱۰۸	معجزاتِ سرورِ عالم ﷺ	50
۱۰۹	میر کاروان مولانا فضل الرحمٰن (دنیائے صحافت کی نظر میں)	160
۱۱۰	مسنون ومقبول دعائیں	زیرِ طبع
۱۱۱	مولانا محمد زکریا کے معمولاتِ رمضان	90
۱۱۲	مفکرِ اسلام مولانا سید ابوالحسن علی ندوی	50
۱۱۳	میرے حضرت، میرے شیخ	160
۱۱۴	مکتوباتِ افغانی	120
۱۱۵	ماہنامہ القاسم کا "فروغِ علم وجہاد نمبر"	45
۱۱۶	ماہنامہ القاسم کا "تحفظ دینی مدارس نمبر"	45
۱۱۷	ماہنامہ القاسم کی خصوصی اشاعت علامہ شبیر احمد عثمانی نمبر	280
۱۱۸	مولانا سید ابوالحسن علی ندوی نمبر	280
۱۱۹	ماہنامہ القاسم کی خصوصی اشاعت مولانا سید اسعد مدنی نمبر	300
۱۲۰	ماہنامہ القاسم کی خصوصی اشاعت "حقانی تبصرے" (مجلد)	150
	" " " " (غیر مجلد)	120
۱۲۱	مکاتیب الکریم نمبر	180

Marfat.com

نمبر شمار	نام کتاب	قیمت
۱۲۲	ماں کی عظمت	160
۱۲۳	مردِ مومن کا مقام اور ذمہ داریاں	25
۱۲۴	مرقع عہدِ رسالت	15
۱۲۵	مکتوباتِ نبوی	40
۱۲۶	مکتوبِ سید الکونین	15
۱۲۷	مہر نبوت	15
۱۲۸	مجالس مسیح الامت (جلد ا)	300
۱۲۹	مسائل قربانی	160
۱۳۰	مشاہیر چودھواں	160
۱۳۱	مسجد الحرام کا تاریخی ،ور تحقیقی جائزہ	180
۱۳۲	موبائل فون کے استعمال کے شرعی احکام	50
	مکاتیب طالب ہاشمیؒ	200
	(ن)	
۱۳۳	نصابِ تعلیم و نظامِ تعلیم	25
۱۳۴	نفاذِ شریعت کے لئے فکری انقلاب کی ضرورت	15
۱۳۵	نقشہ علمِ بلاغت مع تعریفات	15
۱۳۶	نقوشِ حقانی	70
	(و)	
۱۳۷	والد کا پیغام اولاد کے نام	زیر طبع
۱۳۸	وفا شعار خواتین	70
۱۳۹	واقعاتِ حیرت انگیز امام اعظم (فارسی) (مجلد)	160
	// // // // // (غیر مجلد)	90
	(ہ)	
۱۴۰	ہدایہ اور صاحب ہدایہ (اردو)	40
۱۴۱	ہدایہ اور صاحب ہدایہ (پشتو)	60

Marfat.com

Marfat.com

مولانا عبدالقیوم حقانی کی تصنیفات

Marfat.com